صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 14 اکتوبر 2024ء بمطابق 10 ربیع الثانی 1446ہجری شام چھ بجکر سینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ Oوَلَا تَسۡتَوِى الۡحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدۡفَعۡ بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ فَاِذَا الَّذِىۡ بَيۡنَكَ وَبَيۡنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ حَمِيۡمٌ O وَمَا يُلَقّٰهَاۤ اِلَّا الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡا ۚ وَمَا يُلَقّٰهَاۤ اِلَّا ذُوۡ حَظٍّ عَظِيۡمٍ O وَاِمَّا يَنۡزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِO اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ۔

(ترجمہ): اس شخص کی بات سے اچھی بات اور کس کی ہوگی جس نے اللہ کی طرف بلایا اور نیک عمل کیا اور کہا کہ میں مسلمان ہوں۔ اور اے نبیؐ، نیکی اور بدی یکساں نہیں ہیں تم بدی کو اس نیکی سے دفعہ کرو جو بہترین ہو تم دیکھو گے کہ تمہارے ساتھ جس کی عداوت پڑی ہوئی تھی وہ جگری دوست بن گیا ہے۔ یہ صفت نصیب نہیں ہوتی مگر ان لوگوں کو جو صبر کرتے ہیں، اور یہ مقام حاصل نہیں ہوتا مگر ان لوگوں کو جو بڑے نصیب والے ہیں اور اگر تم شیطان کی طرف سے کوئی اکساہٹ محسوس کرو تو اللہ کی پناہ مانگ لو، وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ وآخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ جی۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ مائیک On کریں نثار باز صاحب کا۔

جناب محمد نثار: زما یو ریکویسټ دے چې نن د سیشن کومه ایجنډا ده، هغه تاسو suspend کړئ او کومه جرګه چې پرون اختتام ته اورسیدله د پښتون تحفظ مومنټ چې کوم دے هغه ئې آرګنائزر وو او ټول قام راټول شوے وو، په هغې باندې لږه خبره اوشی۔

ضابطے کی کارروائی کا معطل کیا جانا

جناب سپیکر: ٹھیک ہے صاحب، بات یہ ہے کہ آپ اس پہ موشن لے آئیں، تو ہاؤس سے موشن وہ کر لیتے ہیں تو پھر اس پہ ایجنڈا معطل کر کے بات کر لیتے ہیں۔ اچھا، بس یہی موشن ہے جی، ہاؤس اگر اس بات کی اجازت دیتا ہے تو ہم اس موشن کو Put کر لیتے ہیں، جن معزز اراکین نے کہا ہے کہ Routine کا ایجنڈا معطل کر کے یہ جو ابھی پختون جرگہ ہوا ہے اور اس دوران جو واقعات ہوئے ہیں اور آپ کی اسمبلی کا جو Role رہا ہے اور جو باقی اداروں کا Role رہا ہے اور جو خیبر پختونخوا کی گورنمنٹ کا Role رہا ہے، تو اس ساری چیز کو ذرا ڈیبیٹ میں لے آئیں، تو:

Is it the desire of the House that the motion, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the motion is passed.

تو Leave applications بھی چھوڑ دیں، بس سارا ایجنڈا ہی چھوڑ دیا، اس کو کل لے لیں گے۔

پشتون تحفظ موومنٹ کے زیر اہتمام "پشتون قومی جرگہ" پر بحث

جناب سپیکر: جناب ارباب محمد عثمان صاحب۔

ارباب محمد عثمان خان: شکریہ سپیکر صاحب، میں آج اس ایوان میں جو کھڑا ہوں تو مجھے بہت زیادہ فخر ہے اور خاص کر میں داد دینا چاہوں گا اپنے حکومتی اراکین کو، معزز اراکین کو، چیف ایگزیکٹیو کو، اس میں جو فیڈرل گورنمنٹ نے فوری طور پر Role play کیا ہے اور ایک انتہائی Serious معاملہ تھا جو بدقسمتی سے ہم دیکھتے آرہے ہیں اور اس میں ہماری ذمہ دار جو لیڈرشپ ہے اور خاص کر آپ نے ایک بہت مثبت کردار ادا کیا ہے اور ہمیں یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ پاکستان میں ایسی قوتیں ہیں کہ جب ضرورت پڑتی ہے اور اتنے حساس معاملے کیلئے جو ہم اکٹھے ہوئے، ہمارے اپنے جو سیاسی Prerogatives ہیں، ان سے اور سیاست سے بالاتر ہو کر اور ایک بہت ہی Serious issue تھا جو کہ آپ نے ٹائم پہ کنٹرول کیا ہے۔ جناب سپیکر، اس میں ہمارے Interior Minster کا بھی مثبت Role ہے اور اس کے ساتھ جو ہماری پی ٹی ایم کی لیڈرشپ ہے اور سپورٹرز ہیں، یا میں ایسا بھی کہوں گا کہ ہمارے جو Merged districts کے عوام ہیں، ان کا بھی کافی مثبت Role تھا اور یہ ایک انتہائی تاریخی بات ہے کہ ہم نے ایک بہت بڑے مسئلے کو ٹائم پہ Tackle کیا ہے۔ دراصل میں ٹریژری بینچز کے معزز اراکین جو چاہتے ہیں اور ہم جو چاہتے ہیں، وہ ایک ہی چیز ہے اور لگتا ایسا ہے کہ اس ہاؤس کو یا اس صوبے کو ہم اس طرز پر Operate کریں یا

Governکریں اور وہ صوبہ جو بد قسمتی سے چالیس سالوں سے دہشتگردی کا شکار رہا ہے اور یہ کوئی نہ سمجھے کہ اگر یہ چیز پختونخوا میں یا ہمارے Merged districts میں ہوتی ہے تو اس سے پاکستان متاثر نہیں ہو گا، تو ہمیں یہ چاہیئے کہ پی ٹی ایم کے جو مطالبات ہیں، وہ بھی کافی جائز ہیں اور جو پیغام ہم، میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان سے بھی زیادہ دنیا کو پہنچانا چاہتے ہیں جس کی وجہ سے اگر ابھی آپ دیکھیں کہ ہمیں جو جنگیں نظر آرہی ہیں کہ اگر لبنان کو آپ دیکھیں تو کیاPictureلوگ دیکھتے ہیں کہ وہ جل رہا ہے، تو یہ ضروری ہے سب سے زیادہ کہ ہماری اسSoil پر، زمین پر امن ہو اور یہ فیصلہ جو کیا ہے، اس سے نہ صرف پی ٹی ایم کو، نہ صرف پی ٹی آئی کو اور نہ صرف اے این پی کو، بلکہ پاکستان کو فائدہ ہو گا اور بنیادی بات اس میں یہ ہے کہ ہر ایک پاکستانی کا یہ حق ہے کہ وہ اپنیBasic جو ان کی ضروریات ہیں، وہ ان کا مطالبہ کرے۔ جناب سپیکر، افسوس یہ ہے کہ آج جو ہمارے افغانستان کا بارڈر بند ہے تو اندازہ لگائیں کہ ہم جاتے ہیں اور خوش آئند بات ہے کہ ابھی اے سی او کانفرنس ہو رہی ہے لیکن جو ہماری موجودہ یہاں پہ چیزیں ہیں، ہمارا جو بارڈر ہے افغانستان کے ساتھ تقریباً چودہ کلو میٹرز ہے، ہماری صرف ٹریڈ جو خیبر سے بند ہوئی ہے اس سے ہمارا روزانہ ایک ارب روپے کا نقصان ہو رہا ہے، وہ بھی ایک چیز مانگ رہے ہیں اور ہم بھی ایک چیز مانگ رہے ہیں، تو بطور ایم پی اے ہمیں چاہیئے تھا کہ ان آٹھ مہینوں میں کافی کام کر سکتے لیکن افسوس یہ ہے کہ پاکستان دیوالیہ ہے، ہمارے پاس وسائل خرچ کرنے کیلئے اتنے پیسے نہیں ہیں، باوجود اس کے کہ ہر قسم کا وسیلہ ہمارے پاس ہے اور یہ بات میں نے پہلے بھی کی تھی کہ جو وسائلMerged districts کے پاس ہیں ان سے پورا پاکستان آباد ہو سکتا ہے، تو ہم بالکل پی ٹی ایم بھائیوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں، ہم ان کے ساتھ ہیں اور جو جائز مطالبات ہیں، اس میںInterior Minister Sahibنے بڑے اچھے ٹائم پہ ایک پیش رفت کی ہے، علی امین گنڈا پور صاحب نے بڑی اچھی اپنی لیڈرشپ میں پیش رفت کی ہے، تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ اگر ہمLong term دیکھیں تو اس سے ہم سب کا فائدہ ہو گا اورFocusاس پہ ہو گا کہ ہم سب ایک چیز پہ سمجھوتا نہیں کر سکتے ہیں اور وہ ہمارا امن ہے اور اگر Merged districts میں امن ہو گا تو پختونخوا میں امن ہو گا، پاکستان میں امن ہو گا اور پھر آپ دیکھیں گے آپ کہ یہاں پہ کیسے ترقی ہوتی ہے اور میں ہاؤس سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ ہم نے تو ہاؤس کی کمیٹی تشکیل دی ہے لیکن اس کے ساتھ جو مطالبات ہمارے فیڈرل گورنمنٹ سے تعلق رکھتے ہیں، تو اس میں اگر ذمہ دار لوگوں کی ضرورت ہو تو ان کو بھی اس میں ڈالا جائے اور میرا یہ خیال ہے کہ جو سبق ہم نے تاریخ سے سپیکر صاحب! سیکھا ہے کہ زور اور جبر سے کبھی امن نہیں آ سکتا ہے، ہم نے ماضی میں اوروں کی جنگیں اپنے اوپر مسلط کی ہیں، کل بھی جو چیزیں ہوئیں، اس پر جا کر ہم ان کو درست نہیں کر سکتے ہیں لیکن کم از کم انہیں سیکھ کر اپنے مستقبل کا تعین کر سکتے ہیں۔ تو سر، یہ ایک خوش آئند بات ہے کہ اس سے ہم نے کم از کم جوPrecedent setکی ہے، وہ جو ہمارے پاس اس میں گنجائش ہے ڈیویلپمنٹ کے لئے، اکنامک ڈیویلپمنٹ کے لئےPeace سے، تو اس میں ہم اپنے لوگوں کو Onboardلیں گے اور یہ ایکWin win situationہو گی، انسٹی ٹیوشن کے لئے بھی، پارٹیز کے لئے بھی، اور خاص کر ان ہمارے پختونخوا کے عوام کے لئے جوGenerations سے یہ چیز برداشت کر رہے ہیں۔ تو میرے لئے

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس جرگے سے اور جو کمیٹی تشکیل دی ہے، اس سے امن کی ایک مثبت راہ بنائی گئی ہے اور ان شاء اللہ وتعالیٰ ہم آپ کی Lead میں اور جہاں بھی ہماری طرف سے، عوامی نیشنل پارٹی کی طرف سے اور ہماری تو ایک ہی بات رہی ہے، امن، تو ہم آپ کے ساتھ ہیں اور میں بہت زیادہ شکر گزار ہوں اپنی لیڈر شپ کا، آپ کا کہ آپ نے اس میں Lead لی ہے اور ہماری جہاں بھی ضرورت ہو، ہماری اپوزیشن، عوامی نیشنل پارٹی آپ کے ساتھ امن کے لئے، اکنامک ڈیویلپمنٹ کے لئے اور Long term prosperity کے لئے کھڑی ہو گی۔ شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: میں ہاؤس میں سابق ایم پی اے وزیر زادہ صاحب کو اور اپنی بہنوں کو ہاؤس میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ (تالیاں) کون بات کرے گا جی؟ رشاد خان کا مائیک On کریں جی۔

<u>جناب محمد رشاد خان</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، میں سب سے پہلے پی ٹی ایم کو پرامن جرگہ منعقد کرانے پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور تمام سیاسی جماعتوں کو، ان کے نمائندوں کو جنہوں نے اس میں شرکت کی، ان کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں، خصوصاً حکومت کو جنہوں نے ایک کامیاب اور پرامن جرگہ ممکن بنانے میں تعاون کا کردار ادا کیا، خصوصاً وزیر اعلیٰ صاحب علی امین گنڈاپور صاحب کا، (تالیاں) جو بنفس نفیس خود وہاں پر موجود رہے۔ جناب سپیکر، میرا سب سے پہلا مطالبہ حکومت سے یہ ہو گا کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ کرے کہ پی ٹی ایم پر جو پابندی عائد کی گئی ہے کالعدم کرنے کی، تو وہ فوراً واپس لے لی جائے اور اس کی بنیادی جو وجہ ہے، وہ یہ ہے کہ پی ٹی ایم ایک سیاسی جماعت ہے اور یہ واضح ہو گیا ہے کہ ان کی پارلیمنٹ میں کوئی نمائندگی نہیں ہے، وہ لوگ جو پی ٹی ایم کی پشت پر کھڑے ہیں یا پی ٹی ایم کو اپنا نجات دہندہ سمجھتے ہیں، جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری محرومیاں، ہمارے جو خدشات ہیں، ہمارے جو تحفظات ہیں، ان کا بہترین مداوا پی ٹی ایم کی قیادت کر سکتی ہے، تو ان کو موقع ملنا چاہیئے۔ اب تک جو دیکھنے میں آیا ہے، پی ٹی ایم نے کوئی ایسی حرکت نہیں کی، نہ اسلحہ انہوں نے ہاتھ میں لیا، مطلب وہ عدم تشدد کے نظریئے پر قائم رہے، تو میری یہ درخواست ہو گی کہ یہ پابندی فی الفور واپس لی جائے۔ جناب سپیکر، میں ان کی وہ چند، وہ ساری میرے پاس تو نہیں ہیں، جو چند چیزیں ہیں، میں ان پہ بات کرنا چاہوں گا۔ سب سے پہلے تو انہوں نے آئین میں امنڈمنٹ کی بات کی، بالکل ہمارے صوبے میں کافی عرصے سے بے چینیاں ہیں، مرکز سے گلے ہیں، اداروں سے گلے ہیں، اس پر کام کرنا چاہیئے۔ انہوں نے دو ماہ کی جو Deadline دی ہے تو میری ان سے بھی درخواست ہو گی کہ وہ Deadline کو Extend کریں کیونکہ مجھے نہیں لگتا کہ جو مطالبات ہیں وہ دو ماہ میں حل کئے جا سکتے ہیں، تو جہاں جہاں ضرورت محسوس کی جاتی ہے، اس پہ ڈیبیٹ کی جانی چاہیئے، وہ کونسے قوانین ہیں جو ہم اپنے لئے مسئلہ سمجھتے ہیں، میں اگر نچلے لیول پہ آؤں، ابھی بھی ہماری بات ہوئی، تیراہ میں 3MPO پر، یہ انگریز کے بنائے ہوئے قوانین ہیں، بے جا کسی کو پکڑنا، کسی خدشات، کسی مفروضے کی بنیاد پر اس کو گرفتار کرنا، میرے خیال سے حکومت کو Reforms لانی چاہئیں جناب سپیکر، اب ان چیزوں سے ہمیں باہر نکلنا

ہو گا۔ بارڈر کی بات کی گئی، یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بارڈر کی ایک طرف ایک بھائی رہتا ہے اور دوسری طرف دوسرا بھائی، اگر حکومت سمجھتی ہے یا ریاست سمجھتی ہے کہ اس سے Mismanagement یا ایسا کچھ ہو سکتا ہے تو وہاں پہ جو گیٹ بنائے گئے ہیں، ان کو توسیع دی جائے، زیادہ سے زیادہ گیٹ وہاں پہ لگائے جائیں کہ ان کو آنے جانے میں آسانی ہو۔ اگر ہم سمجھتے ہیں کہ یہاں پہ کیونکہ ہمارا صوبہ یا ہمارا پڑوسی ملک ہمیشہ سے دہشت گردی کا شکار رہا ہے کہ ایسی کوئی Flow ہو کہ وہاں سے لوگ ادھر اور یہاں سے لوگ ادھر جائیں گے تو ان کے لئے وہاں پہ لوکل جو آبادی ہے، خصوصاً فاٹا، ان کے لئے سپیشل پاسز کی ضرورت ہو گی۔ جناب سپیکر، پھر ٹیکس کی بھی بات کی گئی وہاں پہ، تو یہ بات عام مشاہدے میں بار بار آتی رہی ہے اور بار بار آئی ہے (تالیاں) کہ افغانستان سے جو جو چیزیں پاکستان آتی ہیں، خصوصاً جو زرعی اجناس ہیں، جو پھل فروٹ وغیرہ، تو بارڈر پر ایسی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے ان کو لاکھوں کروڑوں روپے کا نقصان اٹھانا پڑتا ہے، اس پہ تھوڑی سی توجہ دینی چاہیئے جس سے ہمارے اس صوبے کی آمدنی میں اضافہ ہو گا، معیشت میں بہتری آئے گی اور روزگار میں اضافہ ہو گا۔ جناب سپیکر، آخر میں میں جو انہوں نے سیاسی قیدیوں کی رہائی کی بات کی، میں ان کی بھرپور حمایت کرتا ہوں کہ تمام سیاسی قیدیوں کو فی الفور رہا ہونا چاہیئے، عمران خان کو بھی رہا ہونا چاہیئے، (تالیاں) نہ صرف یہ کہ ان کو بھی، چونکہ ہمارے ملک میں ایک عرصے سے مطلب یہ سسٹم کھیلا جارہا ہے، کبھی کسی کو اندر اور کبھی کسی کو باہر کیا جارہا ہے، جس کی حکومت ہو تو دوسرا اندر، اور جو باہر آیا تو تیسرا اندر، تو میرے خیال سے اس Culture کو تبدیل کرنا ہو گا۔ تو یہ میری درخواست ہے جناب سپیکر، میں آخر میں جو پی ٹی ایم نے جو 20 تاریخ کو اگلے ہفتے کا جو احتجاج کا وہ Ultimatum ہے یا Call دی ہے تو ان سے میری درخواست ہو گی کہ وہ منسوخ کریں، کیونکہ تمام صوبے کی تمام سیاسی جماعتوں نے ان کے جرگے میں شرکت کی ہے، وزیراعلیٰ ہاؤس میں جرگے کا انعقاد ہوا، تمام پارٹیوں نے شرکت کی اور یہاں سے وہ گئے اور اس جرگے میں شامل ہوئے، تو ابھی اس اسمبلی کے ان نمائندوں کو یہ موقع ملنا چاہیئے کیونکہ بہت سی چیزیں وہ مرکزی لیول پہ ہیں، صوبائی لیول پہ ہیں اور ہمارا یہ خطہ ہمیشہ سے انٹرنیشنل سیاست کا حصہ رہا ہے، تو ان کو یہ احتجاج مؤخر کرنا چاہیئے اور انہوں نے جو دو ماہ کی Deadline دی ہے اس میں توسیع کریں، تو یہ میری درخواست ہو گی۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ جی۔ اچھا معزز اراکین اسمبلی! آپ کے علم میں ہو گا کہ آج پولیس لائن بنوں پہ دہشت گردوں نے حملہ کیا، اللہ کے فضل و کرم سے بنوں پولیس نے انتہائی جرات، دلیری اور شجاعت کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا اور تمام دہشت گرد مار دیئے گئے (تالیاں) جن میں ہمارے پولیس کے جوان بھی شہید ہوئے، جناب ڈاکٹر صاحب، پولیس کے شہداء کے لئے دعا فرمائیں جی۔

(اس مرحلہ پر پولیس شہداء کے لئے دعا کی گئی)

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب، کرم میں بھی کل بہت شہادتیں ہوئی ہیں تو ان کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(ضلع کرم میں شہید ہونے والوں کے لئے دعا کی گئی)

جناب سپیکر: جزاک اللہ جی۔ جناب مولانا صاحب کا مائیک On کریں، بڑے دنوں بعد دیدار نصیب ہوا ہے۔

(تالیاں)

جناب لطف الرحمان: نحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُولِهِ الْكَرِيْمْ اَمَّا بَعْدْ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ بہت بہت شکریہ جناب سپیکر، کہ آج انتہائی اہم موضوع پر آپ نے مجھے بولنے کی اجازت دی۔ جناب سپیکر، ظاہر بات ہے کہ آج ہمارا صوبہ امن وامان کے حوالے سے بڑی مشکل صورتحال میں ہے اور ہمیں کبھی کبھی اپنی ذمہ داری کا بھی احساس ہوتا ہے اور یہ احساس بھی ہمیں ہوتا ہے کہ ہم ایک خون آلود مستقبل اپنے نوجوانوں کو دے رہے ہیں اور ہم ابھی تک اس میں ناکام ہیں کہ ہم ایک پرامن معاشرہ بنا کر ہم پوری دنیا میں جی سکیں اور اپنے ملک میں جی سکیں اور ظاہر بات ہے کہ کوئی بھی قوم، کوئی بھی ملک، کوئی بھی صوبہ اگر اس میں امن وامان نہ ہو تو جناب سپیکر، معاشی صورتحال بہتر نہیں ہو سکتی، معاشی صورتحال تبھی بہتر ہو سکتی ہے کہ امن وامان ہو اور آپ بہتر زندگی گزار سکتے ہیں، اگر امن وامان ہو اور اسلام بھی قرآن میں بارہا ذکر کرتا ہے کہ اگر امن ہو گا تو معیشت مضبوط ہو گی، اگر امن ہو گا تو پرامن معاشرہ ہی ایک پائیدار قوم کو جنم دے سکتا ہے اور ایک بلند اخلاقیات دے سکتا ہے اور وہ تبھی ہو سکتا ہے کہ جب آپ پرامن طریقے سے اپنی زندگی گزار سکیں۔ جناب سپیکر، آج کی صورتحال میں عرصہ دراز سے یہ سلسلہ چلا آ رہا ہے اور اب تو حالات ایسے بنے جناب سپیکر کہ ہمارے بہت سارے بھائی، ہماری پولیس فورس سے یا اور جو ہماری جتنی بھی فورسز ہیں، ان کے لوگ شہید ہو جاتے ہیں اور ایسے ہی Routine میں ہم اس کو لیتے ہیں اور گزر جاتے ہیں اور اس کو ہم اب روزمرہ کا ایک عمل سمجھتے ہیں کہ یہ عمل جو ہے آسانی سے، اور پھر ہم اس کو بھول جاتے ہیں، حالانکہ اس میں ہمارے کتنے لوگ شہید ہو گئے اور اس کی وجہ سے اگر آج ہم ہیں تو ظاہر ہے کہ ہماری وہ فورسز کی شہادت کی وجہ سے ہی ہم آج تک اپنے اس صوبے میں اپنا سیاسی کردار اور اپنی زندگی کا کردار ادا کرتے ہیں۔

(مغرب کی اذان)

جناب لطف الرحمان: جناب سپیکر، اس کی وجوہات اور بھی بہت ہیں، امن وامان کا مسئلہ ہے، معیشت کا مسئلہ ہے اور اس کی وجہ سے ہماری دوسرے ملکوں کے ساتھ پالیسیوں میں بھی کمزوری آتی ہے اور ہمیں دنیا کے ساتھ چلنے میں بھی مشکلات سامنے آتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس میں ایک اور عنصر بھی شامل ہے اور جناب! وہ ہے سیاسی عدم استحکام، جو آج تک ہم سیاسی استحکام پیدا نہیں کر سکے، اس کی وجوہات بھی بہت ساری ہیں، چاہے الیکشن ہو، الیکشن کی صورت میں اس کے نتائج ہوں، اگر نتائج، قوم کی صحیح نمائندگی نہ ہو، قوم کی نمائندگی کی بنیاد پر حکومتیں نہ بنیں، قوم کی نمائندگی کی بنیاد پر اگر پارلیمنٹ نہ بنے تو پھر جناب سپیکر، اس طرح کے مسائل جنم لیتے ہیں۔ جب آپ کے پیچھے قوم کی طاقت، ووٹ کی طاقت موجود نہ ہو تو پھر آپ کی حکومت بہتر فیصلے نہیں کر سکتی، مضبوط فیصلے نہیں کر سکتی کیونکہ اس کے پیچھے قوم نہیں ہو گی، قوم کے ووٹ کی طاقت اس میں موجود نہیں ہو گی (تالیاں) تو دھاندلیوں سے جمہوری سسٹم کو چلانا، تو یہ ایک ناممکن ہے، ہم تو چلا رہے ہیں، آج بھی ہم بیٹھے ہیں اور فارم پینتالیس اور سینتالیس کا ذکر ہم کرتے رہتے ہیں اور اس کی بنیاد پر جب اسمبلی کی کارروائی ہوتی ہے تو ظاہر ہے اس کو آپ اس طرح

پائیدار فیصلے نہیں کہہ سکتے اور اس کو صحیح معنوں میں قوم کے فیصلے نہیں کہہ سکتے جب تک آپ نے پر اعتماد اسمبلی نہ بنائی ہو کہ جس پر پوری قوم کا اعتماد نہ ہو اور ہمیں اعتراض ہے اس کے اوپر جب تک کہ مسائل سیاسی طور پر حل نہ ہوں تو تب تک آپ مضبوط پاکستان نہیں بنائیں گے جناب سپیکر، تو پھر آپ کے فیصلوں میں بھی استحکام نہیں ہو گا اور پھر صورتحال اس طرح ہو گی کہ آج اگر پی ٹی ایم جیسے وہاں پہ ایک جرگہ کرتی ہے اور پھر جو ان کی شہادتیں ہوتی ہیں اور ان کو یہ اجازت نہیں ہوتی کہ وہ وہاں پہ اپنا جرگہ کرے، اپنی بات کرے جناب سپیکر، جرگے کا مطلب بھی ایک جمہوری انداز ہے، پارلیمنٹ کا نام بھی ایک جمہوری انداز ہے اور ہمارے معاشرے میں یہ اصطلاح جرگے کی بھی ہے اور ہے بھی اسی حوالے سے، کہ اس کے پیچھے بھی قوم ہوتی ہے اور ایک جمہوری انداز ہوتا ہے، تو کم از کم آپ نے اس کی بات تو سننی ہے، اختلاف ہو سکتا ہے، اختلاف رائے ہو سکتا ہے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ اس کو سنے بغیر ان پر گولیاں برسانا شروع کر دیں، تو اس عمل کو کوئی صحیح عمل نہیں کہہ سکتا۔ جناب سپیکر، میں ایک چیز یہاں پہ واضح کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ صوبائی حکومت کی صوبے میں Law and Order situation میں آئینی طور پر اس کی ذمہ دار ہوتی ہے، یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ ذمہ داری سے اپنے آپ کو مبراء سمجھے کہ ہماری یہ ذمہ داری نہیں ہے، یہ ذمہ داری صوبائی حکومت کی ہے، اگر صوبے کی حکومت میں دیکھیں تو اس کا بھی ایک تسلسل ہے اور ہم نے ہمیشہ اس پارلیمنٹ میں اس پہ بات کی ہے کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ جب پولیس آرڈر 2017ء میں آ رہا تھا اور یہاں اسمبلی سے پاس ہو رہا تھا اور کمیٹی میں بھی اس پہ ڈسکشن ہو رہی تھی تو ہم نے اس وقت بھی بات کی تھی کہ یہ جو آپ کر رہے ہو، یہ صحیح نہیں ہے، یہ جو اختیارات جس طریقے سے آپ پولیس کو دے رہے ہو اور اس وقت آپ لوگ سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم پارلیمنٹ نے پولیس کو اختیار دے دیا ہے تو اس وقت بھی ہم نے کہا تھا کہ آپ کو اس ذمہ داری سے چھٹکارا نہیں مل سکتا، آئینی طور پر آپ کی ذمہ داری ہے Law and Order situation کی اور وہ حکومت کی ہے، ہم نے اس وقت بھی کہا تھا کہ پولیس پارلیمنٹ کے اندر جواب نہیں دے سکتی، پارلیمنٹ میں حکومت جواب دہ ہے، تو اگر حکومت یہ کہے کہ اس وقت پرویز خٹک صاحب چیف منسٹر تھے، انہوں نے کی ہے اور ہم نے تو پولیس کو اختیار دے دیا ہے اور ہم اس کے ذمہ دار نہیں ہیں لیکن آئینی طور پر آپ اس کے ذمہ دار ہیں، اس سے آپ چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتے، ہم نے آپ کو اس وقت منع کیا تھا کہ یہ اختیار نہیں دینا چاہیئے ان کو، لیکن اس وقت ہماری بات نہیں سنی گئی، آج شاید پھر اس مسئلے پر یوٹرن لیا جا رہا ہے اور اسی طرح احتساب کمیشن بھی تھا۔ اور اس کے علاوہ Whistleblower کی بات ہوئی تھی، اب ان سب سے واپس ہوئے، ہم نے اس وقت بھی اس چیز سے اختلاف کیا تھا اور آج بھی اگر یہ صحیح اقدام کر رہے ہیں تو اس سے ہمیں انکار نہیں ہو گا صحیح اقدام سے، اگر ان سے اختیار لیا جائے اور یہ اختیار صوبائی حکومت کا ہے، نہ کہ پولیس کا اختیار ہے، اگر آج بھی وہ اختیار آپ کو ملتا ہے لیکن ہم ضرور یہ بات کریں گے کہ ہم نے اس وقت بھی آپ کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن آپ نے اس بات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی اور وہ یہ آج آپ کر رہے ہیں، ٹھیک ہے، اچھی بات ہے، اگر آپ کر رہے ہیں لیکن ہم پھر یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جو واقعات ابھی ہوئے جن پہ پارلیمنٹ کا، پوری پارلیمنٹ کا آپ نے جرگہ بنایا، اچھی بات ہے، اس اقدام کو غلط نہیں کہا

جا سکتا، یہ اچھا اقدام ہے کہ آپ نے دیر سے سہی لیکن اس مسئلے کو سمجھنے کی کوشش کی کہ ہاں یہ بیٹھنے کی بات ہے، سننے کی بات ہے اور پھر اس کا حل نکالنے کی بات ہے، یہ اچھا اقدام ہے، اس سے ہمیں انکار نہیں ہے، اچھی بات ہوئی ہے لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اگر آپ یہ کہنا چاہیں کہ یہ ذمہ داری تو ہماری نہیں ہے لیکن یہ آپ کی ذمہ داری ہے، جو کچھ ہوا، یہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے، اگر راستے بند کرتے تو صوبائی حکومت کی وجہ سے اگر یہ صورتحال قابو سے باہر ہوئی تو یہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری تھی اور اس کو پورا کرنا چاہیئے تھا، پہلے سے پورا کرنا چاہیئے تھا، تو احتجاج سے، جرگوں سے کوئی منع نہیں کیا جا سکتا، پرامن جرگے، پرامن احتجاج یہ آئینی طور اور جمہوری طور پر ہم سب کا حق ہے لیکن یہ کہ ایک حکومت ہے، یہ اس کی ذمہ داری ہے، ہونا یہ چاہیئے تھا کہ جب یہ سلسلہ شروع ہوا تھا تو اسی وقت ہونا چاہیئے تھا، یہ اور بات ہے کہ پی ٹی ایم کی طرف سے پہلے تاثر یہ ملا کہ شاید یہ کوئی ایک علیحدگی کی تحریک ہے یا پھر پاکستان کے ماوراء کوئی بات کرنا چاہتے ہیں، گو کہ ایک تاثر ملا تھا، اس سے وہ Reverse ہوئے، بہت بڑی اچھی بات ہے لیکن پھر اس کے بعد اس کی مجلس اس وقت سننا چاہیئے تھی، بات پہلے کرنا چاہیئے تھی، پہلے اس کے لئے کمیٹی بنانا چاہیئے تھی تاکہ یہ عمل نہ ہو جائے، یہ نقصان نہ ہوتا۔ جناب سپیکر، آج یہ جو Blame ہے، وہ نہ لگتا، نہ حکومت پہ یہ Blame لگتا، اب اگر حکومت نے کچھ اقدام کیا تو اچھی بات ہے، بہت اچھی بات ہے، ہم اس کو Appreciate کرتے ہیں کہ اس کو مجلس پہ لے گئے، اس کو بات چیت پہ لے گئے اور اس کے حل کی طرف گئے لیکن ذمہ داری سے آپ اپنے آپ کو نہیں چھڑا سکتے۔ اب اگر آپ اس کو مرکزی حکومت پہ ڈالنا چاہیں لیکن پھر بھی ذمہ داری آپ کی ہے، آپ اس سے Help لے سکتے ہیں، اس سے بات کر سکتے ہیں، فیڈرل گورنمنٹ سے بات کر سکتے ہیں لیکن ذمہ داری سے آپ جان نہیں چھڑا سکتے۔ جناب سپیکر، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ہماری ذمہ داری ہے اور اس اسمبلی کی ذمہ داری بنتی بھی ہے، ہمیں بہت ساری باتیں سوچ سمجھ کر کرنی چاہئیں اور میں یہ کہتا ہوں کہ اگر ہم اپنے صوبے کے بارے میں جیسے آج آپ نے بنوں کا ذکر کیا، بہت افسوس ناک واقعہ ہوا ہے، اس پہ ہمارے پولیس والے شہید ہوئے، یہ واقعات پہلی دفعہ نہیں ہو رہے، بار بار ہو رہے ہیں اور مختلف اضلاع میں ہوئے اور اس وقت کی صورتحال جو ہے وہ آپ کو بھی معلوم ہے اور ہمارا جو Portion ہے، KP کا جو سی پیک کا ہے، اس کی صورتحال آپ دیکھ لیں کہ اس پہ روز ڈاکے ہو رہے ہیں اور وہ سفر کے لئے محفوظ نہیں، تو مقصد یہ ہے کہ یہ حالات ہمارے Overall اس صوبے کے ہیں جس کو Address کرنا چاہیئے جو انتہائی ضروری ہے، جو عمل صوبائی حکومت کو کرنا چاہیئے، وہ یہ معاملات ہیں کہ جن پہ توجہ دینی چاہیئے، احتجاجی جلسے، یہ ٹھیک ہے آپ کا جمہوری حق ہے، ہمارا بھی حق ہے اور جمہوریت کا یہ حسن ہے کہ احتجاج کے ذریعے قوم کو اکٹھا کر کے ایک پیغام دیا جاتا ہے، اس سے کوئی انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن جو آئینی طور پر آپ کی صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے، بہت سارے مسائل ہیں جو اس وقت آپ کے لئے پہاڑ جیسے بنے ہوئے ہیں اور اگر ان کو حل کرنے پر آپ توجہ نہیں دیں گے تو آپ کا یہ صوبہ جو اس ملک کا حصہ ہے، تو یہ پرامن طریقے سے آگے نہیں بڑھ سکتا، تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں، بنیادی مقصد میرا یہ ہے کہ ایک ذمہ داری کی بات ہے، اس ذمہ داری کو ذمہ داری کے انداز میں لو اور اس ذمہ داری کو پورا کرنا چاہیئے اور اچھی بات ہے کہ آج مجھے حکومت کے بینچ پہ بیٹھے

ہوئے لوگوں کو اپوزیشن نظر آئی کہ اپوزیشن بھی ہے اور اس کے ساتھ بھی بیٹھنا چاہیئے اور بہت سارے معاملات اس کے ساتھ ہیں (تالیاں) اور میرے خیال میں آپ لوگ شاید اس کو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اپوزیشن جتنی تعداد میں آئی ہوئی ہے، بڑی کمزور تعداد میں ہے، تو ان کو کیا Lift دینا ہے اور ان کا کیا سننا ہے۔ جناب سپیکر، اس کے پیچھے پارٹیاں تو ہیں ناں اور پبلک کی ایک نمائندگی تو ہے، جو بھی ہے لیکن اس کو اس نظر سے دیکھنا کہ نہیں جمہوریت اس طرح ہے کہ بس اب تعداد چونکہ ہماری بہت زیادہ ہے تو ہم نے اپوزیشن کو کوئی Lift نہیں دینی، تو یہ بھی غلط بات ہے، اپوزیشن ہے اور اس صوبے کی ہے، اس صوبے کی خیر خواہ ہے، اس صوبے کے حقوق کے لئے لڑنا چاہتی ہے، جنگ کرنا چاہتی ہے، صوبے کے حقوق دلانا چاہتی ہے۔ جناب سپیکر، اس سب میں یہ ہے اور ہمیشہ اگر صوبے کی بات ہوتی ہے تو اپوزیشن میں بیٹھی ہوئی تمام پارٹیوں کی یہ رائے ہوگی، یہ محنت ہوگی، ان کا یہ کام ہوگا، یہ عمل ہوگا کہ وہ یہ چاہیں گے کہ اس صوبے کو بہتری کی طرف ہم لے جائیں، تو اچھا ہے کہ آج اس کے پیچھے کوئی پارٹی بھی نظر آئی ہے کہ ہاں یہ پارٹیاں ہیں، ان کی ضرورت پڑتی ہے، تو جناب سپیکر، میں نے یہ چند باتیں کرنی تھیں اور اچھا ہوا کہ آج موقع ملا اس پر بات کرنے کا، تو یہ بنیادی بات ہے اور ہم جمیعت علماء اسلام پارٹی کی حیثیت سے یہ سب جو میں نے بات کی، وہ یہ سمجھتی ہے کہ اس طرح ہونا چاہیئے، آج بھی اگر مرکز میں جو ترمیمی بل آ رہا ہے تو اس میں بھی جمیعت علماء اسلام کی بھرپور کوشش ہے کہ ایسا کوئی بل نہ آئے جو قوم کے خلاف ہو، جو قوم کے حقوق کے خلاف ہو، جو ملک کے خلاف ہو اور ایک ایسا بل آنا چاہیئے کہ جو تمام پارٹیاں اس کو قبول کر سکیں اور اسی پہ کوشش جاری ہے، اگر ایسا ہو جاتا ہے تو سب سے بڑی بات ہے اور یہ کامیابی کی بات ہے کہ ایک مشکل سے، ایک جھگڑے سے اس ملک کو اور اس قوم اور پارلیمنٹ کو جمہوریت کے ذریعے سے نکالا گیا ہے۔ بہت بہت شکریہ جناب سپیکر، بڑی مہربانی۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: بہت شکریہ جی۔ میں ایم این اے، جناب ڈاکٹر امجد علی خان کو ہاؤس میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ (تالیاں) میرا خیال ہے آپ بات کر چکے ہیں۔

(قطع کلامیاں)

<u>جناب محمد رشاد خان</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: دیکھیں، پھر اس طرح Cross talks پہ چلے جائیں گے، میں سب کو باری باری لے لوں گا، آخر میں بات کرتے ہیں۔ رشاد خان، کوئی بہت ضروری بات ہے۔

<u>جناب محمد رشاد خان</u>: بہت ضروری بات ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: کس کے ساتھ بات کرنا چاہتے ہیں؟

<u>جناب محمد رشاد خان</u>: شانگلہ میں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

جناب محمد رشاد خان: وہ روڈ کا جو ایشو تھا، آپ مجھے مائیک کھولیں، میں ذرا بات کروں۔ سر، میں نے آج شانگلہ میں میرے حلقے میں، سب سے پہلے تو گستاخی معاف کیونکہ اہم ترین ڈیبیٹ جاری ہے، میں اس میں مداخلت کر رہا ہوں لیکن سر، آج شانگلہ میں احتجاج ہے اور میں نے اس ایوان میں بات کی تھی کہ وہاں پہ جو روڈز ہیں، جو کانا روڈ تھا، وہ اربوں روپوں کا روڈ ہے، سات روڈز اس میں Fully funded roads ہیں لیکن ٹھیکیدار صاحب نے صرف ایک جگہ پہ کام شروع کیا ہوا ہے، چونکہ سردیاں آنے والی ہیں، وہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ اگر ہم کل ڈسکس کر لیں، دیکھیں ہم موضوع سے ہٹ جائیں گے، دیکھیں، میری بات سمجھیں۔

جناب محمد رشاد خان: سر، سب منسٹرز موجود ہیں سر، وہاں پہ لوگ نکلے ہوئے ہیں، میری۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں رشاد خان، اس پہ بس ٹھیک ہے، آپ کی میٹنگ ہم Arrange کر دیں گے، پہلے آپ میٹنگ کر لیں جی، وزیر صاحب، آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور میٹنگ کر لیں پھر اگر ضرورت پڑے گی تو پھر ہاؤس میں اس پہ ڈیبیٹ کریں گے، ٹھیک ہو گیا، ٹائم دے دیں آپ انہیں۔

جناب محمد سہیل آفریدی (معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات): سر، مائیک On کریں۔

جناب سپیکر: مائیک کے بغیر بات کریں۔

معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات: ہماری وہ میٹنگ دن دس بجے سے شروع ہو گی، آپ کو دعوت ہے، آپ بھی آ جائیں۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: آپ ان کے ساتھ پرسوں دس بجے بیٹھ جائیں۔ جناب عدنان خان، عدنان خان کا مائیک On کریں، جلال خان، پھر آپ بات کر لیں۔

جناب عدنان خان: اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب، شکر ہے ہمارے چیف منسٹر صاحب بھی آج بیٹھے ہوئے ہیں اور بہت ہی Important موضوع ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اس دن میں نے یہاں پہ آواز اٹھائی تھی، جب تین شہید ہوئے تھے اور اس کے بعد پھر ایک چوتھا بھی شہید ہوا تھا، تو شکر ہے پھر ہم نے جو ہمت کی اور میں آپ کی Chair کی طرف مخاطب ہو کر آپ کو داد بھی پیش کرتا ہوں کہ آپ نے جو Initiative لیا اور ہم نے ساری اپوزیشن اور گورنمنٹ بینچز نے مل کر جس خوش اسلوبی سے یہ جو جرگہ تھا، اس کو منطقی انجام تک پہنچایا، تو میں آپ کو داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا ہوں کیونکہ یہ ساری Efforts میں جناب سپیکر صاحب، آپ کے اس کے اوپر کرتا ہوں۔ دوسری بات سر، یہ ہے کہ وہاں پہ ایک بات ہوئی تھی، اسی دن فیڈرل گورنمنٹ نے (b)11 کے تحت جو پی ٹی ایم کے اوپر پابندی لگائی تھی، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اتنی جلدی میں، ان کو کیا جلدی پڑی ہوئی تھی کہ ایک ہی دن ان کی سوچ میں آ گیا کہ یار! اس کو ہم Anti Terrorism Act کے تحت اس کو پابند کر دیں۔ سر، ایک طریقہ کار ہوتا ہے، آئین پاکستان ہے، قانون ہے، اسی کے مطابق ہم نے یہ ملک کو چلانا ہے۔ ہم نے آئین کے تحت حلف لیا ہوا ہے اور ہمیں سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ فیڈرل

گورنمنٹ نے اتنی جلد بازی میں یہ فیصلہ کیوں لیا؟اس جرگے کا Announcement توتین مہینے پہلے ہوا تھا،تو انہوں نے کوئی ان کو لیٹر بھیجا ہے کیونکہ اگر آپ Anti Terrorism Act کو پڑھ لیں تو اس میں کچھ شقیں ایسی ہیں کہ اس میں آپ نے پہلے اس کو انتباہ کرنا ہے کہ آپ کے اوپر یہ یہ الزامات ہیں،آپ لوگ یہ کام غلط کر رہے ہیں، State کے خلاف کر رہے ہیں یا ہماری اس کے خلاف کر رہے ہیں، تو پہلے ان کو Ultimatum دیا جاتا ہے جناب سپیکر،انہوں نے جلد بازی میں رات کو پتہ نہیں ان کو کیا کہاں سے الہام آگیا اور انہوں نے (b)11 کے تحت پی ٹی ایم کو وہ کر دیا کہ یہ ہم اس کو، آپ نے بھی اس کے اوپر میرے ساتھ تھوڑی سی وہ کر دی کہ اس کے اوپر پابندی لگ گئی ہے، تو ایک تو یہ فیڈرل کا جو اقدام تھا، یہ بالکل غیر آئینی، غیر جمہوری اور غیر منصفانہ تھا۔ دوسری بات جو Anti Terrorism Act کے تحت جو پابندیاں لگتی ہیں، یہ اس معاہدے میں جو آیا ہوا ہے سیکشن، ہم آئین کی جو بات کرتے ہیں اور آرٹیکل 245 کی میں بار بار Floor of the House کہہ رہا ہوں، ایک مرتبہ نہیں، دو مرتبہ نہیں، سو مرتبہ میں کہہ چکا ہوں کہ یہ سارا مسئلہ اس سے ہے اور یہ 2019ء کو آپ کی پی ٹی آئی گورنمنٹ نے اس کو سپریم کورٹ میں Stay کیا ہوا ہے۔ سر، میں آج بھی Floor of the House پہ کہتا ہوں کہ یہ جو آرٹیکل 245 کا جو Stay ہے وہ آپ سپریم کورٹ سے واپس لے لیں، Missing persons کا آپ کا مسئلہ ختم ہے کیونکہ اس کے اوپر یہاں پہ ہائیکورٹ کا Decision پڑا ہوا ہے، میں نے اس دن بھی آپ کو کہا تھا کہ یہاں پہ اے جی صاحب کو بلا لیں، اس میں مسرت ہلالی جج صاحبہ اور وقار سیٹھ صاحب، اللہ اس کو جنت نصیب فرمائے، ان کا مفصل فیصلہ پڑا ہوا ہے کہ یہ سیکشن آئین کے متصادم ہے، اس کو فی الفور ختم ہونا چاہیئے، جتنے بھی Internment centers ہیں، وہ بند ہونے چاہئیں، جتنے بھی ان میں پابند سلاسل ہیں، اگر ان کے خلاف کوئی مقدمات ہیں، وہ سول کورٹ میں منتقل ہونے چاہیئں، جن کے خلاف کوئی ایسے مقدمات نہیں ہیں تو ان کے لئے ایک کمیٹی بنا کر ان سے Surety bond لے کر ان کو چھوڑا جائے۔ یہ ساری چیزیں اس فیصلے میں موجود ہیں، ہماری جو ابھی یہ جو جرگے کی وہ آئی ہوئی ہے، اس میں اگر آپ ایک چیز کو نکال دیں تو ان شاء اللہ اس میں میں کہتا ہوں کہ پچاس فی صد تو آپ کا مسئلہ ادھر ہی حل ہو جاتا ہے اور سر، یہ Responsibility کس کی ہے؟ سر، یہ گورنمنٹ کی ہے، سر، یہ ہماری گورنمنٹ کی، ہم کسی کے اوپر طعن لعن نہیں کرتے ہیں، بس جہاں پہ جو چیزیں ہوتی ہیں، ہم تنقید برائے اصلاح کریں گے اور ایسی بات نہیں کریں گے کہ جس سے ماحول میں تلخی آ جائے اور جس میں ہم ایک دوسرے کے اوپر پوائنٹ بازی کر دیں، تو میں مشورے کے طور پر یہ سی ایم صاحب کے Knowledge میں لانا چاہتا ہوں کہ آپ کے لئے کافی چیزیں آسان ہو جائیں گی، اگر آپ وہ Stay وہاں سپریم کورٹ سے واپس لے لیں کیونکہ پہلے جو 245 ہے تو اس کا اس میں ذکر ہے، اسی معاہدے میں جو بائیس پوائنٹس جتنے ہیں، ان میں اسی کا ذکر ہے۔ دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب، افسوس کے ساتھ میں کہہ رہا ہوں کہ آج بنوں پولیس لائن میں جو ہوا، امن وامان کی جو ہماری صورتحال ہے، کل کرم ایجنسی میں جو ہوا، ہم تو یہاں پہ جرگہ کر رہے تھے، وہاں پہ فوج کی کانوائے میں لوگ جا رہے تھے، ان کے اوپر حملہ ہوا ہے، اللہ کے واسطے میں تو یہ کہتا ہوں اس میں شہادتیں ہوئی ہیں، اس میں زخمی ہوئے ہیں، چھوٹے

چھوٹے بچے اس میں شہید ہوئے ہیں، اس میں عورتیں شہید ہوئی ہیں، کسی کو پرواہ ہی نہیں ہے، صوبے میں کسی نے بیان ہی نہیں دیا ہے، حکومت میں کسی کو پتہ ہی نہیں ہے کہ وہاں پہ کیا ہوا ہے؟ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ خدارا ان کے لئے بھی کرم ایجنسی کے لئے کوئی ایسے ہی ایک جرگہ منعقد کر دیں کہ یہ جو شیعہ سنی تصادم ہے، یہ پہلے بھائی بھائی رہتے تھے کرم ایجنسی میں، پہلے بھائی بندی تھی، ابھی کیا ہو گیا ہے؟ ان کے لئے بھی ایک سپیشل کمیٹی، میں گورنمنٹ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کیونکہ کرم بھی ہمارا علاقہ ہے، کرم بھی ہمارے پشتون ہیں، ہر جگہ پہ مارنے والا بھی پشتون ہے اور مرنے والا بھی پشتون ہے، کب تک یہ ہمارا خون بہے گا، تو اس کے لئے بھی ہم آپ کی Chair سے یہ ریکویسٹ بار بار کر رہے ہیں کہ ان کے لئے بھی سنجیدہ سوچ لے کر ایک جرگہ تشکیل دیا جائے کہ وہاں پہ یہ جو امن و امان کی صورتحال ہے، وہ مکمل طور پر ختم ہو جائے۔ جناب سپیکر، تیسری بات جو میں کہہ رہا ہوں، اس میں یہ ہے کہ کل شکر الحمد للہ جو جرگہ تھا، وہ اختتام پذیر ہوا، اس میں پوائنٹس آ گئے ہیں، ان شاء اللہ اس کے اوپر آگے گفت و شنید ہو گی لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ کل مجھے بنوں سے، میں صرف بنوں کی بات اس لئے کر رہا ہوں کہ مجھے وہاں سے انفارمیشن ملی کہ جتنے بھی ہمارے پی ٹی ایم کے جو کارکن ہیں، ان کو Schedule IV پہ ڈالا گیا ہے تو ہم وہاں پہ جرگہ کرتے ہیں، وہاں پہ ہم بات کرتے ہیں لیکن آگے جا کر ان کو Schedule IV میں ڈال دیا جاتا ہے، جتنے بھی ان کے کارکن ہیں، ان کو Schedule IV میں ڈالا گیا ہے، تو یہ بھی میں آپ کی Chair کی وساطت سے یہاں پہ پیش کر رہا ہوں کیونکہ کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ Floor of the House کہنی چاہئیں۔ جناب سپیکر، جرگہ پشتونوں کا تھا اور اس کی ذمہ داری ہمارے پورے ہاؤس نے لے لی، جو ہاؤس ہے، اس کو ہم نے جرگے کا وہ کر دیا اور سی ایم صاحب کو میں نے، وہاں پہ کنٹینر پہ بھی جو تقریر کی ہے، میں نے اس میں سی ایم صاحب کو کہا ہے کہ بالکل ہم ان کے شکر گزار ہیں، آپ ہمارے اس جرگے کے بڑے ہیں، (تالیاں) یہ نہیں ہے کہ ہم کسی طور پر Point scoring کر رہے ہیں لیکن سی ایم صاحب! یہ آپ کے Knowledge میں یہ لا رہے ہیں کہ اس طرح نہیں ہے کہ وہاں پہ ہم جرگہ کرتے ہیں اور پھر ہم ان کے اعتماد کو ٹھیس پہنچا رہے ہیں اور وہاں پہ آپ Schedule IV لگا لیتے ہیں اور لوگوں کو Schedule IV میں ڈال لیتے ہیں، ایک کو نہیں، دو کو نہیں، تین کو نہیں، پانچ کو نہیں، سب کو ڈالا ہوا ہے اور اس میں ملازمین کو بھی ڈالا گیا ہے۔ جناب سپیکر، میں یہ کل کی بات کر رہا ہوں، میں پرانی باتیں نہیں کر رہا ہوں، میں کل کی بات کر رہا ہوں کہ وہاں پہ سکول ٹیچرز بھی ہیں، ان کو بھی پی ٹی ایم کے ساتھ Link کر کے Schedule IV میں ڈال دیا گیا ہے۔ جناب سپیکر، میں نے کہا کہ میرا نام بھی تو ڈال دیں ناں، یہ کیا ہے؟ اس سے کیا بنتا ہے؟ رہی بات شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کی، تو شکر ہے کہ ان شقوں میں یہ ہے کہ انہوں نے تو یہ مان لیا ہے، میں محسن نقوی کو بھی کہتا ہوں، میں وزیر اعظم کو بھی کہتا ہوں، میں پورے پاکستان کو کہتا ہوں، میں ان جرنیلوں کو بھی کہتا ہوں اور میں سب کو کہتا ہوں کہ یہ پاکستانی ہیں اور انہوں نے جن ناموں کو Blocked شق میں ڈال دیئے ہیں، شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کی، وہ Unblock کی جائے اور اس سے بڑا ثبوت ہے اور اس سے بڑی بات ہے کہ آپ لوگوں نے پاکستانیوں کے اوپر گولیاں برسائی ہیں اور ان کو شہید کیا ہے، یہ جو باتیں ہو رہی تھیں

کہ وہ پتہ نہیں الگ سٹیٹ بنا رہے ہیں، الگ باتیں ہو رہی ہیں، یہ ہو رہا ہے، وہ رہا ہے، وہ ساری باتیں جو ہیں ناں، ایک جو یہ شق ہے، اس سے ان کے ماتھے کے اوپر یہ جو کالا دھبہ لگ گیا ہے کہ یہ جو آپ لوگ کہہ رہے تھے اور یہ اس پر یہ بھی کہہ رہے تھے کہ یہ لوگ محب وطن ہیں، یہ پاکستانی ہیں اور یہ ظلم کے خلاف نکلے ہوئے ہیں، امن کی خاطر نکلے ہوئے ہیں، باتیں تو اور بھی ہیں لیکن ان باتوں میں میں نہیں جانا چاہتا ہوں لیکن کچھ چیزیں، میں نے یہ جو تنقید کی ہے، تنقید برائے اصلاح کی ہے تاکہ سی ایم صاحب کے Knowledge میں آجائے کہ کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ ان سے ہمارے جو یہ مطالبات ہیں، ٹھیک ہے اس میں کچھ ایسی باتیں بھی ہیں کیونکہ یہ نہیں ہے کہ ایک سو کے ایک سو پرسنٹ ہو جائیں، کچھ لے دے ہو گی، جرگہ ہو گا، بیچ میں باتیں ہوں گی لیکن ایک پوائنٹ اگر آپ وہ 245 سیکشن نکال لیں تو اس سے ان شاء اللہ میں کہتا ہوں آپ کے پچاس پرسنٹ مسائل حل ہو جائیں گے۔ یہ چیک پوسٹوں والی باتیں ہیں کہ چیک پوسٹ ہونی چاہیئے، دو مہینے میں یہ بیرک خالی کر دیں، فوج کی ڈیوٹی کہاں پہ ہے؟ وہ تو آئین پاکستان ہے اور اس میں لکھا ہوا ہے کہ آپ کی ڈیوٹی کہاں پہ ہے؟ آپ کی ڈیوٹی سرحدوں کے اوپر ہے اور پھر یہ 245 جو ہے اس سے سارا مسئلہ بنا ہوا ہے جناب سپیکر، اس میں اگر آپ اس کو دیکھ لیں، یہ Constitution کی Book پڑی ہوئی ہے، اس کے اوپر لکھا ہوا ہے Foreign aggression یا War کا اگر خطرہ ہے، ابھی پاکستان میں کسی Foreign نے کوئی وہ Aggression کی ہوئی ہے یا یہاں پہ کوئی جنگ ہے کہ ہم Action in aid of civil power کے لئے فوج کو بلاتے ہیں؟ سر، آپ یہ پڑھ لیں، اس میں کافی واضح لکھا ہوا ہے، تو پاکستان میں ایسی کوئی حالت ہے کہ ہمارے اوپر انڈیا نے حملہ کیا ہو یا کوئی اور ملک ہمارے اوپر حملہ آور ہوا ہے؟ تو سر، اس کا تک ہی نہیں بنتا ہے، تو خدارا میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اب تھوڑا سنجیدگی کا مظاہرہ ہونا چاہیئے، ہم سب کی طرف سے، اور ان شاء اللہ جو مثبت اقدام ہوں گے، ان شاء اللہ ہم آپ کے ساتھ ہوں گے اور جہاں پہ غلطی ہو گی، ہم ان شاء اللہ آپ کو یہ باور کرائیں گے کہ یہاں پہ غلطی ہو رہی ہے، آپ اس غلطی کو تھوڑا ٹھیک کر دیں، باقی ان شاء اللہ ہم کسی کے اوپر Point scoring اس بات میں نہیں کریں گے، میرے محترم مولانا صاحب نے کہہ دیا ہے ان شاء اللہ ہم آپ کے ساتھ ہیں، ہمیں مولانا صاحب کی طرف سے ہدایات تھیں، ہم آپ کے ساتھ جرگے میں بھی بیٹھے ہیں، ہر جگہ پہ بیٹھے ہوئے ہیں ان شاء اللہ اور ہم آپ کو فیڈرل تک جتنا ہمارا بس چلے ان شاء اللہ ہم آپ کے ساتھ مکمل تعاون کریں گے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ، اگر میری باتیں کسی کو بری لگی ہوں یا غلط لگی ہوں تو میں معافی چاہتا ہوں لیکن غلط باتیں نہیں کرتے ہیں، دوستوں والی باتیں کرتے ہیں۔ آپ کی بڑی مہربانی سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: بہت شکریہ۔ جی اپوزیشن لیڈر صاحب، اب کون بات کرے گا؟ دیکھیں، اگر ہر پارٹی میں سے ایک آدمی بات کر لے، ارباب صاحب نے کر لی تھی، تو چلیں جی، نثار باز صاحب۔

<u>جناب محمد نثار</u>: **بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ**۔ صدق اللہ مولانا العظیم۔ **زه خو د ټولو نه مخکښې د دې ټول هاؤس شکریه ادا کوم او خاص کر سپیکر صاحب! ستاسو چې هغه ورځ باندې**

کوم حالات پیدا شوی وو او د دې پښتون وطن د رې زلمی په هغه ورځ باندې شهیدان شول او یو بیا وروستو شهید شو، دولس زخمیان وو، د وفاقی حکومت له طرف نه چې کوم دے په پښتون تحفظ مومنټ باندې Ban اولګیدو او یو پر امن جرګې ته چې کوم دے پښتانه نه پرېښودل، باوجود د دې چې د دې جرګې د پاره څنګه چې دلته ذکر اوشو د رې میاشتې مخکښې اناؤنسمنټ شوے وو، په کومه ورځ چې ګیله من وزیر شهید شوے وو، د هغه په جنازه کښې د دې اناؤنسمنټ شوے وو، بیا هم دغه جرګه چې په خیر سره سر ته اورسیدله او کوم مطالبات چې مخې ته راغلل، کوم بیس بائیس پوائنټس مطالبات دی، مسائل دی، نو دا د دې ټول پښتون قوم اجتماعی مسائل دی او په دغه جرګه کښې ناست د هرې پارټۍ نمائندګی هم وه، عوامی نیشنل پارټی پکښې هم وه، مرکزی قیادت او صوبائی قیادت، دوئ باقاعده دغه جرګې ته ورغلل او دغه بیس بائیس پوائنټس باندې چې کوم دے متفق شوی دی، دغه ټول مطالبات آئینی او قانونی او جائز دی۔ جناب سپیکر، بیا د صوبې په ذمه باندې او د وفاق په ذمه یا د نورو ادارو په ذمه چې کومه ذمه واری او کومه ډیوټی جوړیږی، کومه Responsibility جوړیږی، نو کوشش کول پکار دی چې دغه مطالبات حل کولو دپاره په تیزئ سره کار اوشی۔ بیا دلته ذکر اوشو چې زیات تر مسئلې جناب سپیکر صاحب، د بدامنئ نه زیږیدلې دی، که هغه Missing persons دی، که هغه بلاک شناختی کارډونه دی، که هغه زمونږ معیشت تباه شوے دے او که هغه زمونږه د افغانستان سره په ډیورنډ لائن باندې تجارتی لارې تړلې شوې دی، دا ټول چې کوم دے د بدامنئ د وجې په دې ریاست کښې او دې پښتنو ته راپیښې دی او تاسو ته دا احساس په دې ټول قوم ته هم شوے دے، ټولو سیاسی ګوندونو ته هم شوے دے چې په خصوصی توګه د قبائلی اضلاع عوام د ټولې پختونخوا عوام په عمومی توګه د زلمو احساسات او جذبات څه دی، ځوانان اولسونه د دې حالاتو نه انتهائی تنګ راغلی دی او هغوی نجات غواړی۔ دا مونږ چې بار بار ذکر کوؤ چې دا کومې مطالبې مخې ته راغلې دی، که هغه زمونږ د دې صوبې وسائل دی، که هغه بدامنی ده، که بلاک شناختی کارډ دی، که Missing persons دی، د دې حل شته دے، په آئین کښې هم د دې حل شته دے او دا هله ممکن کیدے شی چې د پارلیمان بالا دستی راشی، د آئین Supremacy راشی نو دا مسئلې به حل کیږی۔ دلته د بدبختئ نه دوه داسې څیزونه زه ذکر کول غواړم، یو MPO 3 او MPO 16 چې د British Empire د وخت یو قانون دے راروان دے او د هغې نه چې کوم دے مقتدر قوتونه ناجائزه فائده اخلی، پولیس او بیوروکریسی چې کوم دے استعمالوی، سیاسی کارکنان، Social activists او بدامنی فعالان هغه پرې ګرفتاروی، نو د دې د پاره قانون سازی کول پکار دی چې دا شے ختم شی۔ دویم Action in aid of civil

regulation په 2019 کښې نافذ شوے دے، چې دا Withdraw کړلے شی او اختیارات چې کوم دی دا دې د آئین او قانون لاندې دې پارلیمان ته، دې هاؤس ته او د دې هاؤس چې کوم چیف ایګزیکټیو دے، چې هغه ته منتقل شی چې بې ځایه د سیاسی کارکنانو یا د مدنی فعالیانو ګرفتاری دې نه کیږی۔ زه خپله خبره راټولوم، بیا به نور ملګری خبره هم اوکړی۔د ټولو نه د خوشحالئ خبره دا ده چې دا جرګه په پرامن طریقه پائې ته اورسیدله، کوم مطالبات چې راغلی دی، په دغه مطالباتو اوس غور کول پکار دی، عوامی نیشنل پارټی به Floor of the House وایو چې څومره زمونږ نه کیدے شی، د دې قوم د پاره، د خپل ملت د پاره، دې خپلې خاورې د پاره، خپل Role به ادا کوی خو دې وخت کښې Responsibility په وفاق کښې د وفاقی حکومت که هغه پاکستان پیپلز پارټی ده یا مسلم لیګ دے، په صوبه کښې چې کوم دے هغه د پاکستان تحریک انصاف حکومت دے، نو پکار دا ده چې کوم مسائل دوئ Handle کولے شی نو هغه دې فوری طور باندې حل کړلے شی چې دې اولس ته ریلیف ملاؤ شی او کوم شهادتونه چې شوی دی، سی ایم صاحب ناست دے، چې د دې انکوائری اوکړلے شی او زما مطالبه به هم دا وی چې جوډیشل انکوائری دې جوړه کړلے شی چې دا کوم څلور ځوانان شهیدان کړلی شول چې د پرامن جرګې له پاره هغوی هلته کیمپ لګولو، نو پکار دا ده چې د هغې تعین اوکړلے شی چې په څه ګناه کښې دا هلکان شهیدان کړلی شول؟ او هغوی ته دې ریلیف هم ورکړلے شی، دولس زخمیان دی او بیا بعضې زخمیانو ته چې کوم دے هلکان ورغلی وو او Blood ئې ورته ورکولو نو هغه هلکان هم ګرفتار شوی دی، نو پکار دا ده چې په هغې هم غور اوشی او هغه هلکان هم فوری طور رها کړلے شی او په MPO 3 او په MPO 16 کښې درې نیم سوه نه زیات پښتانه زلمی، سیاسی کارکنان، د پی ټی ایم سره تړاؤ لری او څه دې نورو ګوندونو سره تړاؤ لری، هغه ګرفتار دی، پکار دا ده چې هغه ځوانان هم فوری طور باندې رها کړلے شی او تاسو بطور چیف ایګزیکټیو آرډر جاری کړئ او د دغه تور قانون مخنیوے اوکړئ۔ ډیره مهربانی او ډیره مننه۔

جناب سپیکر: اپوزیشن لیڈر صاحب، جلال ایک دو باتیں کرلیں، اسے میں کہہ چکا تھا، جلال! آپ یا اپوزیشن لیڈر صاحب ہی بات کریں۔

جناب جلال خان: کرلیں۔

جناب سپیکر: آپ کریں سر، آپ کریں۔

جناب جلال خان: خیر ہے۔

جناب سپیکر: بس، نہیں اس کو میں نے پہلے کہا تھا تو اس لئے۔

جناب جلال خان: میں نے میں۔۔۔۔

جناب عباداللہ خان (قاعد حزب اختلاف): یہ آپ کا جانشین ہے ناں۔

جناب جلال خان: ویسے میں اس پوری پی ٹی آئی کا لاڈلہ ہوں۔ Thank you so much, janab Speaker.

جناب سپیکر: نہ صرف پی ٹی آئی کے بلکہ اور سب کے بھی۔

جناب جلال خان: یعنی پورے ہاؤس کا لاڈلہ ہوں، تمہارا لاڈلہ نہیں ہوں؟ Thank you so much. جناب سپیکر، میں صرف اور صرف، آج ماشاء اللہ جو ہاؤس پہ یہ خوشگوار ایک موسم دکھائی دے رہا ہے، دل تو میرا کر رہا ہے کہ اپوزیشن سے جاکر ٹریژری بینچ پہ بیٹھ جاؤں، جس طرح جس طرح (تالیاں) اپوزیشن کی باتوں پہ گورنمنٹ کی طرف سے تالیاں جو ڈیسک بج رہے ہیں تو ماشاء اللہ میں بہت Appreciate کرتا ہوں سی ایم صاحب کو اور سپیکر صاحب! آپ کو، ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب جو ہیں ان کو، اور میں Interior Minister ہمارا جو محسن نقوی صاحب ہیں، ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ بہت اہم موقع پر آکر انہوں نے ایک Positive role play کیا ہے۔ تو سپیکر صاحب، مسئلہ جب صوبہ پر آ جائے تو ماشاء اللہ ہمیں In future بھی اسی طرح Jointly ہر ایک جو ایشوز ہیں، جس طرح For example ہمارے جو Main issues چل رہے ہیں، Law and Order کا مسئلہ چل رہا ہے، Financial crises جو ہمارے چل رہے ہیں، اس کے اوپر ہم لوگ Jointly بیٹھ کر ایک مسئلے کا حل نکالا جا سکے۔ ٹھیک ہے ہم لوگ تنقید بھی کریں گے، تنقید برائے اصلاح کریں گے اور Future میں ان شاء اللہ ہمیں آپ سے یہی امید ہے کہ اسی طرح ہم لوگ One point agenda کے اوپر بیٹھ کر مسئلے کا حل نکالیں گے اور پھر بھی میں سی ایم صاحب، اپوزیشن لیڈر صاحب اور سپیکر صاحب! آپ کو Specially کہ آپ نے بہت اچھا اور ایک Positive role play کیا ہے، پوری اس Scenario میں۔ Thank you so much، بہت شکریہ جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب اپوزیشن لیڈر صاحب۔

جناب عباداللہ خان (قائد حزب اختلاف): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، آج صبح ادھر ایک Function ہوا تو گورنر صاحب تشریف لائے تھے، تو میں گورنر صاحب کا، فیڈرل گورنمنٹ کا اور ظاہر بات ہے آپ کا بھی مشکور ہوں کہ Door step پر آج وہ Facilities ہمیں ملیں پاسپورٹ اور شناختی کارڈ والی، دونوں آفسز کھل چکے ہیں تو باہر جانا نہیں ہوگا ان شاء اللہ، یہ ہاؤس کے ممبر کے لئے بھی ہے، Officials کے لئے بھی اور سب کے لئے ہے، تو یہ ایک اچھا اقدام تھا، تو میں شکریہ ادا کرنا چاہ رہا تھا۔ جناب سپیکر، جو کچھ ہوا، جو Scenario develop ہوئی، میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا، مولانا صاحب نے بات کی ڈیٹیل سے لیکن 9 تاریخ کو Specially میں آپ کو Appreciate کرتا ہوں کہ ادھر جتنے بھی ممبرز تھے، آپ کی سربراہی میں، آپ لوگوں نے Decision لیا، پھر رات کو گئے سی ایم صاحب کے پاس اپنی تجاویز لے کر اور وہ Implement ہو کر

Next dayسب سیاسی لیڈرشپ اس صوبے کی،Plus Interior Ministerاور اس ایوان کے سارے ممبرز ادھر موجود تھے، تو میں مبارکباد دینا چاہتا ہوں اس ایوان کو، ان کے ممبران کو، جتنے بھی آنریبل ممبرز ہیں، چاہے اس سائڈ سے ہیں، چاہے اس سائڈ سے ہیں، جو کردار ادا کرنا چاہیئے تھا وہی کردار آپ سب نے ادا کیا، تو میں آپ کو بھی مبارکباد دے رہا ہوں، (تالیاں) جو کچھ خون خرابے کا خدشہ تھا، چار لاشیں،Already چار بندے شہید ہوئے، گیارہ زخمی ہوئے اور بھی خطرہ تھا، تو آپ لوگوں نے Intervene کر کے وہ پرامن جرگہ ہوا اور یہ بھی جرگہ جو پشتو میں ہم کہتے ہیں یہ بھی ایک جرگہ ہے Elected لوگوں کا، یہ جو اسمبلی ہے، تو وہ پرامن طریقے سے ہوا، تو میں آپ سب کو Appreciate کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، اس سے کافی فائدے ہوئے، جس طرح مولانا صاحب نے بات کی کہ اس کے کیا عزائم تھے، لوگ سوچ رہے تھے کہ کیا ہوگا؟ اس میں جو 'پلس' چیزیں ہیں جناب سپیکر، جو باتیں پہلے وہ کر رہے تھے، یہ First event تھا کہ اس میں وہ باتیں نہیں ہوئیں، یہ کریڈیٹ پولیٹیکل پارٹیز کو جاتا ہے کہ ساری جو پولیٹیکل پارٹیز ہیں اس صوبے کی، سب نے Participate کیا، سب نے اپنی تجاویز دیں اور سب نے یہ Clear کہا بھی جناب سپیکر، کہ ہم Support کریں گے لیکن Constitution کے اندر، اور میں ان کا بھی مشکور ہوں، جو منتظمین تھے، جو پی ٹی ایم کے لوگ تھے کہ ان لوگوں نے بھی، جو ہمارا Decide ہوا تھا، تو ان لوگوں نے بھی کوئی اس طرح حرکت نہیں کی، فرسٹ ٹائم یہ ہوا ہے، اسی دن میں نے کہا تھا، آج پھر کہہ رہا ہوں کہ ہم اکٹھے ہوئے تھے اور آج پھر بھی اس طرح ہے، ہم اپوزیشن ہیں اور آپ گورنمنٹ ہیں لیکن وہ Repeatedly میں کہتا چلا آ رہا ہوں کہ Minimum agenda پر ہمیں ایک ہونا چاہیئے، جو اشتراک ہے، جو Common چیزیں ہیں، جس طرح امن ہے اس صوبے کا، جس طرح یہ Law and Order situation ہے تو اس پر ایک ہونا چاہیئے اور ہم ایک ہو گئے اور ناممکن کو ہم نے ممکن بنا دیا، الحمدللہ آگے بھی اس طرح ہوگا ان شاءاللہ، جو Minimum agenda ہے، اس صوبے کے مفاد کا ہو، تو اس میں ہم ساتھ دیں گے اور آپ کی جو ڈیوٹی ہے، وہ آپ کو کرنی چاہیئے۔ جس طرح یہ عدنان نے کرم کی بات کی، مجھے ریاض خان نے بتایا کہ کل سترہ جنازے ہوئے جو بہت افسوسناک واقعہ ہے، اس طرح آج بنوں میں جو حملہ ہوا ہے پولیس لائن کے اوپر، تو یہ چیزیں Serious لینی چاہئیں اور Seriously effort بھی کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ میں Repeatedly کہہ رہا ہوں کہ یہ Law and Order جو ہے، یہ اس صوبے کا ایشو نمبر ون ہے جناب سپیکر، ایشو نمبر ون کو اس Priority پر لینا چاہیئے تاکہ یہ حالات ٹھیک ہو جائیں اور اس میں سب کو اپنا Input دینا چاہیئے۔ جناب سپیکر، ادھر Colleagues نے باتیں کیں کہ اس کے اعلامیہ میں کیا ہے، کیا نہیں ہے؟ مجھے وہ کاپی نہیں ملی، چیف منسٹر صاحب کو اگر کاپی ملی تو میں ریکویسٹ کروں گا کہ آپ اس کو سپیکر صاحب کو Handover کریں گے اور جو ہاؤس کمیٹی ہے، وہ One by one ہم دیکھ کر جو Doable ہے تو اس پر ہم اپنی Recommendations دیں گے اور جس طرح اسی دن بات ہوئی تھی Interior Minister Sahib نے جو Commitment کی تھی کہ اس کمیٹی کی جو Recommendations ہیں، جو Doable کام ہے، وہ

بھی Help کریں گے اور کر کے دکھائیں گے اور ہم اس کے پیچھے جائیں گے ان شاءاللہ، چاہے وہ صوبے سے Relevant ہو، چاہے فیڈرل گورنمنٹ سے ہو، چاہے اداروں سے ہو، جس سے بھی ہو، جو Doable ہے، جو جائز ہے تو وہ ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر، ایک چیز میں Add کرتا ہوں اس میں، اور ڈیٹیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ کچھ لوگ اس کو Criticize بھی کر رہے ہیں لیکن میں یہی کہہ رہا ہوں جناب سپیکر، کہ اس سے پہلے ہماری اس صوبے کی یہ ہسٹری ہے کہ جو لوگ ہمارے بچوں کے سر کاٹ رہے تھے، جو لوگ ہماری مساجد میں، مدارس میں، چوکوں میں، چوراہوں میں دھماکے کرتے تھے اور اس کے ساتھ بھی اس ریاست نے Peace deal کی تھی، یہ On record ہے جناب سپیکر، تو Why not کہ جس کے پاس 'ہینڈ گرینیڈ' نہیں ہے، کلاشنکوف نہیں ہے، بم نہیں ہے اور زبان چلا رہا ہے تو اس کے ساتھ بات کرنے کی ضرورت ہے۔ (تالیاں) ہم سارے ادھر گئے، سب گئے، میں نے بھی پرسوں تقریر کی، آپ نے بھی کی، باقی لوگوں نے بھی کی، کل ساری تمام پولیٹیکل پارٹیز کے لوگ تھے، تو وہ لوگ بھی مجبور ہو گئے کہ ہماری بات یہاں تک گئی، میں آپ لوگوں کو دیکھ رہا ہوں، میں آپ کو شاباش دیتا ہوں کہ اسی رات آپ کافی سو بھی گئے تھے بشمول سپیکر صاحب، بیٹھ بیٹھ کر، کیونکہ پانچ بجے ہم گئے تھے، دو بجے تک بیٹھے رہے، تو آپ سب کی Efforts سے، میں آپ سب کو Appreciate کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ اجر بھی دے گا کیونکہ اور خون خرابہ آپ لوگوں نے روک دیا، یہ زبردست کام تھا لیکن میں یہ پھر بھی کہہ رہا ہوں کہ اگر بات کرنے سے مسائل حل ہو جاتے ہیں تو گولی Last option ہونی چاہیئے، First option نہیں ہونی چاہیئے، Last option ہونی چاہیئے، اگر باتوں پر وہ راضی ہیں، بیٹھنے کے لئے تیار ہیں، بات وہ کر رہے ہیں، تو اس کے ساتھ بیٹھنا چاہیئے، سننا چاہیئے اور جو وہ غلط کر رہے ہیں تو وہ بھی ہمارے بھائی ہیں، اس صوبے سے ہیں، ہماری ڈیوٹی ہے، ہم اس کو Convince کریں گے کہ یہ کام غلط ہے، یہ ہماری حدود ہیں، یہاں تک جانا چاہیئے، یہ کرنا چاہیئے، یہ Doable ہے، تو جناب سپیکر، میں Windup کر رہا ہوں، جس طرح میں نے بتایا کہ وہ جو Recommendations آئیں گی تو ان پر بھی ہم One by one بات کریں گے ڈیٹیل سے ان شاءاللہ اور پھر آپ کے حوالے ہم کریں گے، جس طرح یہ فل ہاؤس سے کمیٹی ہے تو آپ اس کو Lead کر رہے ہو، تو ہم پھر وہی Recommendations آپ کے حوالے، Through سپیکر صاحب! آپ کے حوالے کریں گے اور آپ پھر آگے جس سے بات کرنی ہو، ہم آپ کے ساتھ ہوں گے۔ شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: شکریہ سر، آج ایک تاریخی دن ہے جس پر امن طریقے کے ساتھ پختونخوا کے لوگوں نے تین دن مظاہرہ کیا جس کے بارے میں کافی لوگوں کا خیال تھا کہ شاید یہ کوئی پرتشدد اجتماع ہو گا اور اس میں Militancy ہو گی لیکن خیبر پختونخوا کے تمام لوگوں نے، چاہے وہ سیاسی قوتیں تھیں، چاہے وہ سماجی قوتیں تھیں، چاہے جو بھی لوگ تھے، مکتبہ فکر کے لوگ تھے، انہوں نے پرامن پیغام بھیجا اور اس امن پیغام بھیجنے پہ میں پورے ہاؤس کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ (تالیاں) جس طریقے سے وہ اکٹھے ہوئے اور خصوصی طور پہ میں اگر ان کا نام نہ

لوں تو وہ زیادتی ہو گی۔ سپیکر صاحب، مینا خان آفریدی صاحب پوری رات نہیں سوئے، ہمارے بھائی آفتاب، وزیر قانون صاحب پوری رات ہمارے ساتھ رہے، تین بجے تک میجر سجاد صاحب ہمارے ساتھ رہے، پوری رات تک میرے سہیل بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، خیبر سے میرے غنی بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، پوری دو راتیں ہمارے ساتھ دن رات لگے رہے، یہ اپوزیشن کے جو ہمارے ممبران تھے جن میں ملک طارق اعوان صاحب، عدنان وزیر صاحب، ہمارے ساتھ میں مخدوم صاحب تھے، نثار باز صاحب تھے، پیپلز پارٹی کے ہمارے ساتھی تھے، تمام جتنے بھی سیاسی جماعتوں کے ہمارے کارکن تھے، دو راتیں بشمول آپ کی قیادت میں ہم دو راتیں دن رات لگے رہے اور الحمد للہ جو آپ نے کمیٹی بنائی اور جو اختیار ہم مانگنا چاہتے تھے، جو تجاویز ہم نے اپنے Leader of the House کے آگے رکھیں، میں ان کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں جو انہوں نے ہماری تجاویز بھی مانیں بلکہ ہماری تجاویز سے بڑھ کر وہ جماعتیں جو اس ہاؤس میں نہیں ہیں، ان کے نمائندوں کو بھی بلا کر سی ایم ہاؤس میں ایک تاریخی اجتماع کیا (تالیاں) اور الحمد للہ وہ تاریخی اجتماع ایک پر امن اجتماع میں تبدیل ہوا۔ جناب سپیکر، یہی پارلیمان کی طاقت ہے، یہی بات ہم آٹھ مہینوں سے کر رہے ہیں، ہمیں پورا یقین ہے، آپ کی اکثریت ہے لیکن میں بحیثیت پاکستان پیپلز پارٹی کے ہمیشہ ہم نے آپ کو یہ تجویز دی ہے، اکثریتی فیصلے آپ کر سکتے ہیں، آپ کے پاس اختیار ہے لیکن ثوبیہ بی بی کا نام رہ گیا ہے مجھ سے، اور جلال کا تو یہ میں دوبارہ لے لیتا ہوں، ان کا بھی میں بے حد مشکور اور ممنون ہوں، تو میری گزارش یہ ہے جناب سپیکر، ہمیشہ ہم کہتے ہیں، اکثریتی فیصلے تو آپ کے اختیار میں ہیں لیکن خدارا اجتماعی فیصلوں کی طرف جائیں، اس میں طاقت زیادہ ہے، Majority آپ کے پاس ہے لیکن Unanimous فیصلوں میں جو طاقت ہو گی جناب سپیکر، وہ بڑی دیرا اثر ہو گی، وہ توانا ہو گی، 1973 کے Constitution میں طاقت کیوں ہے؟ کیونکہ وہ Unanimous تھا، ہر جماعت نے، چاہے اس کا ایک بندہ تھا، چاہے اس کے دو بندے تھے، چاہے اس کی اکثریت تھی، انہوں نے اکثریت سے فیصلہ نہیں کیا، انہوں نے اجتماعیت سے فیصلہ کیا، انہوں نے Unanimous فیصلہ کیا، Eighteenth amendment کیا تھی؟ تمام جماعتوں نے Deliberation کی، چاہے وہ ایک جماعت کا اگر ایک ہی ممبر بھی تھا، سینیٹ میں یا صوبائی اسمبلی میں یا قومی اسمبلی میں، تمام جماعتیں بیٹھیں، چاہے وہ مذہبی جماعتیں تھیں، چاہے وہ Left تھیں، چاہے وہ Right تھیں، چاہے وہ سیکولر تھیں، تمام جماعتیں بیٹھ کر انہوں نے Eighteenth amendment کا ڈرافٹ دیا، جنہوں نے Fault lines کو ختم کیا۔ جناب سپیکر، ریاست کو ہماری گزارش صرف یہی ہے کہ اس صوبے کی بہتری کی خاطر، اس ریاست کی بہتری کی خاطر اکثریت کے فیصلوں سے بالاتر ہو کر اجتماعی فیصلوں کی طرف آپ آئیں، صرف یہی گزارش ہے، جو بھی آپ کام کرنا چاہتے ہیں، جلدی مت کریں، اگر آپ کو جلدی ہے بھی سہی تو اس ہاؤس کی Deliberation، آپ نے ایک سو پینتالیس (145) کو اکٹھا کیا، اس کی طاقت آپ نے دیکھی، سی ایم صاحب نے وفاق سے رابطہ کیا کہ ہم آنا چاہتے ہیں، وفاق نے کہا نہیں، آپ نہ آئیں، ہم آتے ہیں آپ کے پاس اور جو بات یہاں سے اس ہاؤس سے Leader of the House کو دی تھی، وہ ساری کی ساری باتیں انہوں نے آپ کی تسلیم کیں۔ سپیکر صاحب، اس کا کریڈٹ جاتا ہے

سارے ہاؤس کو، جو بات ہم نے ان کے سامنے رکھی، وفاقی حکومت کے سامنے اجتماعی طور پہ، تو اس سے آپ کو طاقت ملی اور وہی طاقت آپ نے جا کر Implement کی، جو لوگ دو دن پہلے کہتے تھے کہ کالعدم تحریک ہے تو ہم تمام لوگ اس میں گئے، پرامن اجتماع تھا، سی ایم صاحب گئے، گورنر صاحب گئے، تمام سیاسی جماعتیں گئیں، تو بابا! یہ کالعدم کی جو باتیں ہیں، اگر اس ریاست نے کمیونسٹ پارٹی کو کالعدم کیا، جماعت اسلامی کو کالعدم کیا، اے این پی کو کالعدم کیا، نیب کو کالعدم کیا، تو کیا اس سے ہمیں وہ مطلوبہ نتائج ملے؟ پی ٹی آئی کو کالعدم کیا، جس بھی سیاسی جماعت کو کالعدم کیا، کیا ہم وہ مطلوبہ نتائج لے سکے؟ ریاست میں Fault lines develop ہوئیں جناب سپیکر، اس کالعدم سے، لوگوں نے تسلیم نہیں کیا، بھٹو صاحب کو آپ نے پھانسی کیا، لوگوں نے تسلیم نہیں کیا، آج پچاس سال بعد جو خالق آئین تھا، اس کو انصاف ملا۔ کہنے کا مقصد، میں دوبارہ اپنی بات کی طرف آنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، زیادہ لمبا چوڑا نہیں جانا چاہتا، میری گزارش صرف One liner ہے، اکثریتی فیصلوں کو چھوڑ کر اجتماعی فیصلوں کی طرف آجائیں، یہ Federalism کا جو Concept ہے، سینیٹ کیوں ہے؟ اسی لئے ہے تاکہ کوئی Majority اپنی چیزوں کو Impose نہ کر سکے، اس Federalism میں تمام Minorities کو بھی وہ حقوق حاصل ہیں اور اس فورم سے میں تمام جو انہوں نے Charters of demands دیئے، اس میں کوئی لگی لپٹی بات نہیں کرنی چاہیئے، جو بھی ان کے آئینی ڈیمانڈز ہیں، بحیثیت پیپلز پارٹی، بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی، تمام ان کے آئینی ڈیمانڈز ہم منظور کریں گے، اگر وہ ایک سو فیصد ہے وہ ایک سو فیصد کریں گے، یہ بات نہیں کریں گے کہ پچاس فی صد ادھر دیں گے اور پچاس فی صد ادھر، نہیں، جو ان کے آئینی ڈیمانڈز ہیں، چاہے وہ Net hydel profit کے حوالے سے ہیں، چاہے وہ Mines کے حوالے سے ہیں، چاہے وہ گیس کے حوالے سے ہیں، چاہے وہ Missing persons کے حوالے سے ہیں، جو آئینی اور دستوری اور عمرانی معاہدے میں درج ہیں، اس سے نہ آپ انکار کر سکتے ہیں، نہ میں کر سکتا ہوں، نہ یہ کر سکتے، وہ ہم مانیں گے، جو غیر آئینی ہیں، نہ ہم ان کو مانتے ہیں، نہ مان سکتے ہیں، میں دوبارہ پھر اسی بات پہ آؤں گا جناب سپیکر، اور اختتام کروں گا جو اس Preface پہ لکھا ہوا ہے:

"And whereas it is the will of the people of Pakistan to establish an order;

Wherein the State shall exercise its powers and authority through the chosen representatives of the people;"

یہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، اس دن بھی میں نے یہی بات کی ہے اور الحمد للہ خیبر پختونخوا کی اسمبلی آج پاکستان کی وہ واحد اسمبلی ہے جس نے ثابت کیا Unanimous طریقے سے، جب وہ ریاست کے آگے کھڑی ہوئی تو ریاست نے ان کے جائز اور آئینی اور دستوری مطالبات مانے ہیں اور الحمد للہ ہم مستقبل میں بھی منوا سکتے ہیں لیکن بال صوبائی حکومت کی کورٹ میں ہے، ہمیں پورا یقین ہے، ہمیں پورا اندازہ ہے ان شاء اللہ، جس طریقے سے ہم نے خوش اسلوبی سے یہ مرحلہ طے کیا، یہ منزل نہیں ہے جناب سپیکر، یہ آپ ذہن میں رکھ لیں، یہ ایک مرحلہ ہم نے طے کیا ہے، منزل ہماری تھوڑی آگے ہے، اگر اس چیز کو ہم مزید لے کر چلیں گے تو مجھے پورا یقین ہے ان شاء اللہ تعالیٰ ہم

منزل تک پہنچ سکتے ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہوگی کہ یہ جو ڈیمانڈز آئے ہیں، ان کے اوپر آپ جس طرح ہاؤس میں بیٹھے ہیں، ہم بیٹھ جائیں گے کہ جو Recommendations ہیں ان شاءاللہ تعالیٰ Positively, faithfully, honestly ہم ان کو دیں گے، جس طرح پہلے انہوں نے Lead کیا اور اپنی لیڈرشپ کی انہوں نے باقاعدہ وہاں پہ جس طرح وفاقی وزیر کے آگے انہوں نے ذمہ داریاں لی ہیں، ہم نے Appreciate کیا ہے، ہمیں خوشی ہوئی ہے جو ہمیں Leader of the House نے جس طریقے سے وہاں پہ Lead کیا ہے، ہمارے سر فخر سے بلند ہوئے ہیں وہاں پہ سپیکر صاحب، میں آخر صرف یہی کہوں گا، حضرت علامہ اقبال رحمتہ علیہ کہتے ہیں:

وہ کل کے غم و عیش پہ کچھ حق نہیں رکھتا
وہ کل کے غم و عیش پہ کچھ حق نہیں رکھتا
جو آج خود افروز و جگر سوز نہیں ہے
وہ قوم نہیں لائق ہنگامہ فردا
جس قوم کی تقدیر میں امروز نہیں ہے

شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: آنریبل چیف منسٹر، جناب علی امین خان گنڈاپور۔

(تالیاں)

<u>جناب علی امین خان (قائد ایوان)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں آپ کا، اس پورے ہاؤس کا اور پورے پختونخوا کے عوام کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جس طریقے سے وفاقی حکومت نے اپنا آئینی اختیار استعمال کرتے ہوئے ہمارے صوبے میں جو ایک ہمارا ایک قومی جرگہ ہو رہا تھا، اس کے اوپر ایک ایسے اقدامات اور ایک ایسی پالیسی Iimplement کرنے کے لئے عمل درآمد کرنے کا اختیار جو ان کا ہے، میں Repeat کرتا ہوں کہ وہ اختیار جو ان کا ہے، اس کو استعمال کیا اور جس سے حالات نہایت ہی ناسازگار ہو چکے تھے اور مزید بڑھتے بڑھتے وہ اس حد تک چلے گئے کہ اس میں انسانی جانوں کا نقصان ہوا، لوگ شہید ہوئے اور زخمی ہوئے، سویلین بھی تھے، اس میں فورسز کے لوگ بھی تھے۔ جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ اختیار جو آپ کو ملتا ہے، ضروری نہیں ہے کہ وہ اختیار آپ استعمال کریں، اختیار کا استعمال Positivity میں کرنا ہے تو ٹھیک ہے لیکن وہی اختیار جب Negativity کی طرف جب استعمال ہونا شروع ہو جائے تو It can be disastrous، اس کے نتائج نہایت خطرناک ہو سکتے ہیں۔ مجھے فخر ہے کہ جس طریقے سے یہاں پہ پورے پارلیمان کا ایک وہی جرگہ ہی میں کہوں گا جو ہمارا رواج ہے، ہماری روایت ہے، یہاں بنایا گیا، پورے پارلیمان کو ایک کمیٹی بنا کر اور اس کے بعد تجاویز سامنے رکھ کر مشورہ کر کے، جرگہ کر کے اور مجھے آپ نے اس کا مشر بنایا اور ہم نے

بیٹھ کر تقریباً پوری رات اس کے اوپر ایک بات چیت کی اور اس کے بعد میں تمام پارٹیوں کا جو یہاں موجود ہیں، اس کے علاوہ ان پارٹیوں کا بھی جو ان کے یہاں پر ممبران تو اس وقت نہیں ہیں لیکن ان کے بھی نمائندگان آئے اور بیٹھ کر ہم نے وفاقی حکومت کے ساتھ اس پہ بات کی اور ایک ذمہ داری لی اپنے اوپر کہ ہمارے صوبے کے اندر آپ ہمیں اختیار دیں کہ ہم ذمہ داری لیتے ہیں کہ ہم اس جرگہ کو خوش اسلوبی سے کریں یہاں پر اور اس کی جو تجاویز آئیں گی، ان کے اوپر آگے مزید بات چیت کریں گے۔ تو الحمد للہ تین دن کا یہ جرگہ تھا اور وہ جرگہ اختتام پذیر ہوا اور اس کے بعد ان کا بائیس نکاتی ایک ایجنڈا جو ہے، تجاویز جو ہیں اور وہ قرارداد جو انہوں نے منظور کی، اس میں تمام سیاسی پارٹیوں کے لوگ بھی موجود تھے اور تمام اقوام کے مشران بھی ان کے اپنے جو انہوں نے Identify کئے تھے، Nominate کئے تھے، وہ بھی موجود تھے۔ اب میں ان نکات پہ آنے سے پہلے تھوڑا سا ایک تاریخ کی طرف جانا ضروری سمجھتا ہوں کہ خیبر پختونخوا میں یہ حالات کیسے بنے؟ آج سے پینتالیس (45) سال پہلے اس خطے کے اندر اور ابھی تک اس خطے کہ اندر دو Super powers ہمارے Western border پہ آئے اور ان کی وجہ سے حالات جب خطے میں وہاں بنے تو ظاہری بات ہے اس کے اثرات اس خطے پہ اور بھی آئے تھے، پہلے روس آیا، روس کی اس جنگ کے اندر ہم نے مجاہدین Declare کئے اور مجاہدین کو Honour کیا اور مجاہدین کے نام سے ہم نے کافی اعزازات اور باقاعدہ طور پہ Honour کیا اس چیز کو، کیونکہ اس کو جہاد Declare کیا گیا تھا Unfortunately، کیونکہ ہماری تو ایک بہت لمبی، بارہ سو پچاس (1250) کلومیٹر سے لمبی ایک لائن ہے افغانستان کے ساتھ، Unfortunately جب دوبارہ امریکہ In form of NATO جب وہ یہاں پہ آیا اس خطے میں، اور اس نے حملہ کیا یہاں پر، تو اس وقت بات مجاہدین سے Convert ہو کر دہشت گردوں کی طرف چلی گئی، لوگ تو وہی تھے، بہت سارے چہرے بھی وہی تھے، وہی اقوام تھیں، وہی لوگ تھے، شاید ان کے بچے ہوں، شاید وہ خود ہوں لیکن یہ جو Shift ایک Honor مجاہدین سے Toward دہشت گرد ہوا، تو اس کے اندر بہت سی باتوں نے جنم لیا اور ظاہری بات ہے جب کہیں پہ جنگ ہوتی ہے تو جنگ کے اندر اپنی Protection کے لئے، اپنی مدد کے لئے Right left، آگے پیچھے مدد بھی مانگی جاتی ہے، Protection بھی لی جاتی ہے، پناہ بھی لی جاتی ہے اور اس پہ پھر ظاہری بات ہے وہ چیز اس خطے تک یا اس جگہ تک محدود نہیں رہتی اور تھوڑی سی Scattered ہو کر مزید بھی پھیلتی ہے۔ مجھے آج بھی یاد ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ کسی کے پاس بھی کوئی اچھی بات ہو یا کوئی بھی اچھا اقدام کرے تو اس کو سراہنا بھی چاہیئے اور تاریخ ابھی تک جو آرہی ہے، وہ اسی پہ ہی آرہی ہے کہ وہ باتیں جو اچھی تھیں، ان کو بار بار یاد کیا جاتا ہے تاکہ لوگ اچھائی کی طرف جائیں اور وہ باتیں جو بری ہیں، ان کو بھی یاد کیا جائے تاکہ لوگ دوبارہ برائی کی طرف نہ جائیں۔ مجھے آج بھی یاد ہے، عمران خان صاحب اس وقت اپوزیشن میں تھے اور اسمبلی کے Floor پہ ایک سپیچ کی تھی اور کہا تھا کہ ہمیں پرائی جنگ کا حصہ نہیں بننا چاہیئے اور یہ بھی کہا تھا کہ ہمیں اپنی سرزمین جسے ہم "خاورہ" کہتے ہیں پشتو میں، وہ کسی اور کی جنگ میں کسی کو بھی استعمال کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ Unfortunately policies ہوتی ہیں اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ پالیسی بنانے والے کی نیت ٹھیک نہ ہو، کسی کی نیت پہ شک کرنا

ہمارے لئے اس لئے ٹھیک نہیں ہے کہ ہمارا ایمان ہے کہ دلوں کا حال اللہ تعالیٰ جانتا ہے، Results کیا ہیں؟ ہم نے اس پہ بات کرنی ہے، اگر ان حالات کے اندر اس وقت فوج آئی اور فوج ایک پالیسی کے تحت آئی تو فوج ایک ادارہ ہے، اب وہ مضبوط ہے، وہ کتنا مضبوط ہے؟ کیا فیصلے وہ کرتا ہے یا فیصلے وہ نہیں کرتا، یہ ایک لمبی ڈیبیٹ ہے، اس پہ ہر ایک کی اپنی رائے ہو گی، میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے آئین کے مطابق وہ ادارہ ہے جو کہ حکومت کا پابند ہے اور اس پہ وہ جو Formality تھی، وہ اس کے مطابق حکومت نے ہی فوج کو یہاں پر آنے کے لئے کہا، چاہے آپریشنز ہوئے، کوئی آپریشن بھی حکومت کی اجازت کے بغیر نہ فوج کر سکتی ہے اور نہ ہی فوج نے کیا ہے، اب چونکہ ہم نے سیاسی بات کرنی ہی نہیں ہے، نہ ہی ہم نے کسی کی نیت پہ شک کرنا ہے، ہم نے پالیسی کی بات کرنی ہے، ان آپریشنز سے کیا ہوا؟ آپریشنز تو اس لئے کروائے گئے کہ حکومتوں سے ایک پالیسی کے تحت کہ امن آئے گا، فوج تو امن کی تھی، نعرہ بھی امن کا تھا لیکن اس سے امن نہیں آیا، امن کیوں نہیں آیا؟ کیونکہ وہاں کے جو لوگ تھے، ان کی تجاویز کو سامنے نہیں رکھا گیا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو آج کام ہوا ہے اور تمام قومیں جو ہیں ان سب کے لوگ بیٹھے ہیں اور ایک جرگہ کر کے انہوں نے کوئی تجاویز جو لائی ہیں اور اس پہ امن کے حوالے سے بھی اگر وہ تجاویز کوئی دیتے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ریاست کا فرض ہے، ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اب ان کی تجاویز پہ وہ تجربات کرنے کے بعد جن تجربات سے امن قائم نہیں ہو سکا، تو ہم "کن فیکون" نہ بنیں، اپنے تجربات ان پہ Implement نہ کریں، اپنے فیصلے ان کے اوپر مسلط نہ کریں اور ان کی تجاویز پہ عمل کرتے ہوئے ان کو مطمئن کرنے کے لئے اور ان کی تجاویز کے مطابق ہم اگلا عمل درآمد اور اگلا لائحہ عمل بنائیں، (تالیاں) اس سے فائدہ کیا ہو گا؟ اس سے فائدہ یہ ہو گا کہ جب ان کی تجاویز کے مطابق ہم اپنی پالیسی بنائیں گے کیونکہ وہ Stakeholders ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ قبائل نے بہت بڑی قربانی دی ہے، پاکستان کے لئے قبائل نے ہجرت کی ہے اور اپنا گھر بار چھوڑا ہے، اپنے خاندانوں بچوں سمیت، یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے جو اس مرحلے سے گزرے ہیں، ان سے آپ پوچھیں جو اپنا گھر بار اپنا Setup چھوڑ کر آپ ہجرت کرتے ہیں اور بے سر و سامانی کی حالت میں اپنی عزتوں کو ساتھ لے کر آپ کہیں اور جاتے ہیں تو کتنی دشواریاں ہوتی ہیں؟ یہ ان کو پتہ ہے کہ یہ جو لوگ اس سے گزرے ہیں، وہ جانتے ہیں اور جنہوں نے محسوس کیا ہے، وہ بھی جانتے ہیں کہ یہ ایک بہت بڑی قربانی ہے۔ Unfortunately ان سے جو وعدے کئے گئے، وہ وعدے بھی ان سے ایسے پورے کئے گئے کہ جیسے ان پہ احسان کیا جا رہا ہے، یہ احسان نہیں تھا، احسان تو ان کا ہمارے اوپر تھا، اس ملک کے اوپر تھا، پاکستان کے اوپر تھا، امن قائم کرنے کے لئے لیکن الٹا لگا ایسے جیسا ہم ان پہ کوئی احسان کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنی عوام کو، Stakeholders کو مطمئن کرنا اولین ترجیح سمجھنا چاہیئے اور میں یہاں پہ اعلان کرتا ہوں بحیثیت وزیر اعلیٰ، کہ صوبے کے اندر جو صوبے کے حوالے سے باتیں ہیں، پاکستان کے آئین کے دائرہ کار کے اندر رہتے ہوئے ان شاء اللہ ایک سو فی صد ہم ان تجاویز کے اوپر صرف بات نہیں کریں گے (تالیاں) بلکہ عمل درآمد بھی کرائیں گے۔ آپ سب کے سامنے یہ چیزیں آ چکی ہیں، آپ سب چونکہ ایک کمیٹی ہیں، اس وقت ماشاء اللہ آپ سب اس میں بیٹھیں، ہر بات کے اوپر مکمل تفصیل

سے آپ بیٹھ کر ڈسکشن کریں، اس میں کون سی چیزیں ایسی ہیں جو کہ صوبائی حکومت نے کرنی ہیں، کون سی چیزیں ایسی ہیں جو فیڈرل گورنمنٹ نے کرنی ہیں، کون سی چیزیں ایسی ہیں جو مختلف ڈویژن یا مختلف ڈیپارٹمنٹس کے حوالے سے ہیں؟ آپ اس میں Law کے Experts کو بٹھائیں، میں چونکہ حصہ ہوں اس کمیٹی کا، اور آپ کا میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے سربراہ بنایا ہے، میں ہر وقت آپ کے لئے Available ہوں اور آپ اس میں مزید Experts کو بٹھائیں اور ان سب چیزوں کی تجاویز مرتب کر کے پھر ہم آگے چلیں گے اور ہم فیصلہ کریں گے کہ کیا یہ چیز ہم نے یہاں سے قرارداد کی صورت میں پاس کرنی ہیں یا کون سی چیز ہم نے کہاں پہ لے جا کر اس کا مقدمہ لڑنا ہے؟ میرا یہ اپنا Personal belief ہے کہ دنیا میں ناممکن کوئی چیز نہیں ہے، دنیا میں ناممکن کوئی چیز نہیں ہے، ایمان اور نیت یہ Matter کرتی ہے اگر آپ کا ایمان مضبوط ہو اور آپ کی نیت ٹھیک ہو تو اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرتا ہے، تو اس لئے ناممکن کوئی چیز نہیں ہے، آپ ناممکن کو ممکن بنانے کے لئے ہمیں اپنے تمام تر جو اپنے کوئی ذاتی مفادات ہیں یا ہمارے کوئی ذاتی ایجنڈے ہیں، ان سے بالاتر ہونا پڑے گا اور وہ ہم سب ہو چکے ہیں، ہم نے اس One point agenda کے اوپر ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے اور پوری قوم نے دیکھا ہے اور پورے صوبے نے دیکھا ہے، تو ہم نے وہ پہلا Step لے لیا ہے۔ اب پہلے Step کے بعد اگلے جو Steps ہیں، ہمارے لئے اس لئے آسان ہیں، ہم نے ایک فیصلہ کر لیا ہے کہ اس کے اوپر ہم نے سیاست نہیں کرنی، اس کے اوپر ہم نے Point scoring نہیں کرنی، اس کے اوپر ہم نے مسئلے کے حل کے لئے اپنی بھرپور کوشش کرنی ہے اور اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے یہی فرمایا ہے کہ آپ کوشش کرو، صلہ میں دوں گا، ان شاء اللہ مجھے پورا یقین ہے اس کے اوپر کہ ان شاء اللہ جس طریقے سے ہمارے لیڈر عمران خان نے، اس کے بعد پھر NATO supply کے خلاف عمران خان نے وہاں پہ ایک دھرنا دیا تھا، یہ جہاز چوک کے اوپر، میں نے بھی یہاں پہ رات گزاری تھی، وہاں پہ رات کو مجھے آج بھی یاد ہے، اس وقت یہاں پہ جہاز نہیں لگا ہوا تھا، اب یہ جہاز چوک بن چکا ہے، یہی جگہ تھی، پھر ایک وزیرستان مارچ کیا جس کا Host میں تھا، میں اس کا میزبان تھا، وزیرستان مارچ کیا گیا تھا Against drone attacks، وہ کیا گیا تھا، کیوں کیا گیا تھا؟ کیونکہ ایک سوچ تھی اور اس سوچ کے اوپر انہوں نے ایک میسج دینے کے لئے، دنیا کو بتانے کے لئے ایک فیصلہ کیا کہ اس طریقے سے یہ چیزیں Possible نہیں ہیں، نقصانات کا خطرہ زیادہ ہے، فائدہ کم ہے۔ پھر آپ نے دیکھا کہ جب عمران خان وزیراعظم بن گیا تو عمران خان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ اڈے دیں گے؟ جب اڈے مانگیں آپ سے، تو اس نے کہا Absolutely not تو Absolutely not اتنا بھاری تھا (تالیاں) کہ عمران خان حکومت سے بھی گیا اور اس کے بعد آج بھی عمران خان بے گناہ جیل میں ہے لیکن یہ بات میں اس لئے نہیں کہہ رہا کہ میں کوئی Point scoring کرنا چاہتا ہوں یا میں کوئی بتانا چاہتا ہوں کہ شاید ہماری سوچ اس ملک کے لئے اچھی ہے یا اس ملک کے لئے ہم ہی اچھا سوچ رہے ہیں، میں صرف یہی بتانا چاہتا ہوں کہ جس نے بھی اس ملک کے لئے اچھی سوچ کی، جس نے بھی اس ملک کے لئے وہ اقدامات اور اپنے فرائض اس طریقے سے انجام دیئے جو ملک کی بہتری کی طرف تھے تو وہ تاریخ میں اسی طرح ہی یاد کئے جاتے ہیں کیونکہ تاریخ بڑی ظالم ہے، وہ اپنے آپ کو دہراتی

بھی ہے اور اس کے جو اوراق ہوتے ہیں، ان کے اندر کوئی چیز چھپتی نہیں ہے، وہ Repeat ہو کر سامنے آتی ہے کہ آج جو ہم یہ کر رہے ہیں، کل تاریخ میں اس کے اگر Positive results ہوں گے تو وہ بھی تاریخ کا حصہ ہوں گے، اگر Negative results ہوں گے وہ بھی تاریخ کا حصہ ہوں گے۔ اب ہمیں جب یہ پتہ ہے کہ ہم آج جو کر رہے ہیں، میں آپ کو ایک بڑے مزے کی بات بتاؤں کہ جب میں کالج میں فرسٹ ائیر میں پڑھ رہا تھا تو اس وقت ایک دفعہ اس طرح ہوا کہ ہم ڈیبیٹ کرتے تھے، تو جب ہم ڈیبیٹ کر رہے تھے تو اس ڈیبیٹ میں میں نے دوستوں کو ایک بات کہی تھی، میں نے کہا دیکھو زندگی میں ہم پڑھتے ہیں کہ تین Tenses ہیں، Past, Present and Future، ماضی، حال اور مستقبل، اصل میں تو یہ ایک Tense ہے، اپنا ماضی ہم خود بنا رہے ہیں، اس وقت جو میں یہ بات کر رہا ہوں، یہ میرا ماضی بن جائے گا بلکہ بن رہا ہے ساتھ ساتھ، آج سے پہلے جو میں نے کیا وہ ماضی میں نے خود بنایا تھا، حال یہ ہے کہ میرا ہاتھ یہ ہے اور دوسرا ہاتھ میرا یہ جا رہا ہے، جس حال میں جا رہا ہوں، تو میرا ایمان ہے کہ اگلے ایک لمحے کا بھی مجھے پتہ نہیں ہیں کہ کیا میری سانس ہو گی یا نہیں ہو گی؟ تو مستقبل آپ کے ساتھ ساتھ آپ کے حال میں جا رہا ہے، تو اصل میں Basically ایک ہی Tense ہے اور وہ ہے حال، تو اپنے حال سے ہی آپ اپنا ماضی بنا رہے ہیں اور اپنے مستقبل کو ساتھ لے کر چل رہے ہیں، پھر ہمیں یہ بات معلوم ہے کہ اپنا ماضی ہم خود بنا رہے ہیں اور اپنے مستقبل کی طرف ہی ہم خود ہی اپنے حال سے جا رہے ہیں اور پھر بھی وہ اگر ٹھیک نہ ہو تو میرے خیال میں یہ تو دنیا کے بے وقوف ترین لوگ اور بے وقوف ترین قسم کی ایک سوچ ہو گی کہ اس کے بعد بھی وہ ٹھیک نہ ہو، تو ہم نے اس چیز کو سامنے رکھنا ہے، ہم نے Focus کرنا ہے اس چیز کے اوپر اور ان شاء اللہ وہ وقت دور نہیں ہے کہ جس نیت کے ساتھ، جس سوچ کے ساتھ آج ہمارے اگر نوجوانوں کے کوئی تحفظات ہیں، کوئی گلہ ہے، کوئی شکوہ ہے، تو اس کو دور کرنا ہمارا فرض ہے، اگر اس کی بات میں شدت ہے، اس کی بات میں تلخی ہے، کڑواہٹ ہے، اس کو ٹھیک کرنا ہمارا فرض ہے، اگر وہ کسی غلط راستے پہ جا رہا ہے، اس کو صحیح راستے پہ لگانا بھی ہمارا ہی کام ہے اور ہمارا فرض ہے، تو ان شاء اللہ ہم ان سب چیزوں کے اوپر بھرپور طریقے سے ایک مفصل قسم کی اپنی ڈسکشن وہ سارا کچھ کر کے اس چیز کا ان شاء اللہ خلاصہ لائیں گے مل کر، تو مجھے پورا یقین ہے کہ وہ ہمارے صوبے کے لئے، ہمارے صوبے کے عوام کے لئے اور پاکستان کے لئے ان شاء اللہ آگے کے لئے ایک بہتر، پرامن، ایک بہتر ترقی یافتہ اور ایک بہتر ہر طرح کا ان شاء اللہ وہ ماحول ہو گا جو ہمارے نوجوانوں کو، ہمارے بچوں کو، ہماری بچیوں کو، ہماری بہنوں کو، ہماری بیٹیوں کو اور ہم سب کو ضرورت ہے اور جس کے لئے اس عوام نے ہم سب کو یہاں پہ منتخب کیا اور یہاں پہ بھیجا ہے۔ تو آج میرے خیال میں مجھے پہلی دفعہ، میں پچھلی دفعہ سے اس اسمبلی کا ممبر بن رہا ہوں لیکن میں آپ کو یقین سے کہہ رہا ہوں کہ یہ پچھلے دو Tenures اور یہ والے بھی سات مہینے، پہلی دفعہ مجھے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ اب اس سمت پہ آج کام کر رہے ہیں کہ جس سمت کے لئے عوام نے ہمیں یہاں بھیجا ہے اور جو ہمارا اصل میں فرض ہے جو اصل میں ہم نے کرنا ہے، (تالیاں) جو ہمارے پہ لازم ہے اور ہم سے جو عوام کی امید ہے اور جو ہمیں اوپر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہاں پہ پہنچایا ہے، وہ بھی ہم سے یہی امید کر کے اور ہمیں اس مقام تک وہ لے آیا ہے، اس مقام کا سوال

بھی اتناہی سخت ہوگا، یہ بھی سارے سن لیں، میرے سے زیادہ سخت ہوگا کیونکہ میں Leader of the House ہوں، باقیوں سے تھوڑا کم ہوگا لیکن ہوگا ضرور، اللہ تعالیٰ پوچھے گا ضرور کہ میں نے تمہیں وسائل دیئے تھے، میں نے تمہیں مقام دیا تھا، میں نے تمہیں عہدہ دیا تھا، میں نے تمہیں طاقت دی تھی، تم نے میرے عوام کے لئے کیا کیا؟ تو آخر میں میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق دے کہ ہم کل اللہ تعالیٰ کے سامنے جب حاضر ہوں، پیش ہوں تو اللہ تعالیٰ کے سامنے سر خرو ہوں اور اپنے اس عوام کے سامنے سر خرو ہوں۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب عدنان خان</u>: ہمارا وزیر اعلیٰ سے کرم میں دہشت گردی کے حوالے سے ایک سوال ہے کہ وہ اس کا ہمیں کوئی جواب دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس طرح ہے معزز اراکین، سی ایم صاحب کا مائیک On کریں جی، سی ایم صاحب کا مائیک On کریں۔

<u>قائد ایوان</u>: چونکہ دہشت گردی کا جو ایک اپنا Aspect ہے اور اپنے کرم کے اندر جو چل رہا ہے، وہ Sectarian بھی نہیں ہے، سب کو معلوم ہونا چاہیئے، وہ ایک تنازع ہے لینڈ کا، جس کی وجہ سے وہ مسئلہ چل رہا ہے، کچھ لوگوں کے Clarity کے لئے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ Sectarian issue نہیں ہے، الحمد للہ وہاں پہ اہل تشیع اور اہل سنت سب ایک ہیں اور ایک ہو کر اس مسئلے کا حل چاہتے ہیں لیکن وہ چونکہ Land dispute ہے اور اس میں بار بار نقصانات ہو رہے ہیں، جانی اور مالی، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن سے بھی آپ لوگ لے لیں اور ٹریژری بینچز سے بھی لوگ لے لیں اور ایک کمیٹی بنالیں اور اس کے اوپر بھی ان شاء اللہ اسی طریقے سے ہم مل کر اس کا حل نکالیں گے۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے جی۔ معزز اراکین! اس طرح ہے کہ اس پہ آپ ہمیں Terms of Reference دے دیں گے تو اس پر ہم ایک کمیٹی دوبارہ کسی اگلے سیشن میں کر دیں گے۔ چونکہ Already ایک Full House Committee ہے، ابھی نثار باز نے بھی کہا کہ اس کی جوڈیشل انکوائری کرائیں، جو کچھ یہاں ہوا، تو میں سمجھتا ہوں کے اسی جو Full House Committee کے اندر ہم نے ایک اور کمیٹی ہم نے بنائی تھی جناب آنریبل سی ایم صاحب! آپ کی سربراہی میں، جس میں تمام پارلیمانی لیڈرز، اپوزیشن لیڈر شامل تھے، تو وہ کمیٹی جو ہے اس کو وہ انٹرویو کرے گی، آئی جی پی سے لے کر نیچے تک تمام لوگوں کو کہ کیا آرڈرز تھے، کیا واقعات پیش آئے؟ وہاں پختون جرگہ کے لوگوں کے انٹرویو کرے گی، ان کی ویڈیوز دیکھے گی، پوسٹ مارٹم کی رپورٹوں کو دیکھے گی اور ان کو Analyze کرے گی اور وہ رپورٹ بھی پھر ان شاء اللہ تعالیٰ Main committee کے اندر وہ Lay کرے گی تاکہ پتہ لگ سکے کہ Actually ہوا کیا ہے؟ وفاق نے کیا کرنا تھا اور کیا یہاں پہ موقع پہ وہ کیا ہوا اور کس کی غلطی تھی اور کیا معاملہ پیش آیا؟ دیکھیں جب تک آپ Lead نہیں لیں گے، آپ اس اختیار کو نہیں سمجھیں گے جو عوام نے آپ پہ trust کیا ہے، اس وقت تک آپ چیزوں کو آگے، ادارے تو غلطیاں کرتے رہتے ہیں اگر اداروں کی غلطیاں نہ ہوتیں

تو یہ آج صور تحال یہاں پہ کھڑی ہوتی؟ Charlie Wilson کی وہ جنگ شروع ہوئی، اس کے ڈالروں کے لئے ہم نے جہاد افغانستان میں Convert کیا، جب اپنا مطلب نکل آیا تو ان کو دہشت گرد Declare کر دیا جس کے ثمرات ہم آج تک بھگت رہے ہیں۔ (تالیاں) یہ آپ کا کام ہے سوچنا، یہ آپ کا کام ہے سمجھنا، اور ہم اسی طرح چیزوں کو ٹھیک کرتے ہیں اور ان شاء اللہ وتعالیٰ ٹھیک کریں گے۔ میں اس ساری Activity میں Leader of the House کا، اپوزیشن لیڈر کا، تمام پارلیمانی لیڈرز کا، اپنی بہنوں کا اور آپ سب کا بڑا مشکور ہوں اور ان تمام پارٹیز کا جن کی Representation اس ہاؤس کے اندر ہے اور نہیں ہے، جس طریقے سے، اور میں وفاق کے ان ذمہ داران کا اور ان وزراء کا جو موقع پہ رات کو ڈیڑھ بجے سی ایم صاحب نے ٹیلیفون کیا تو گورنر صاحب نے Within second respond کیا، ڈیڑھ بجے کے بعد انہوں نے وزیر داخلہ کو ٹیلیفون کیا، انہوں نے فوراً Respond کیا، اپنا بڑے صاحب کو ٹیلیفون کیا، انہوں نے فوراً Respond کیا اور دوسرے دن وہ صبح ساڑھے دس گیارہ بجے وہ یہاں پہ موجود تھے، تو یہ ایک ایسی بات ہے جی، میں یہ سمجھتا ہوں جو اگر ہم بہتری میں جب چلیں گے تو اچھی سوچ رکھیں گے، تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ کوئی بھی ہمارا ساتھ نہ دے، اللہ آپ سب پہ اپنا فضل و کرم کرے۔

The sitting is adjourned till 03:00 p.m., Wednesday, 16th October, 2024.

(اجلاس بروز چارشنبہ مورخہ 16 اکتوبر 2024ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)